یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن وزبازار پریس امرتسر میں شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک
سالانہ شاہی
خریداران ممالک بیرون ... ۱۰ شلنگ ۷ شلنگ
عام ... ...

کیلئے کوئی ایسا اتحاد نہ ہو تو ظاہر ہے کہ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت بالکل بیوارث پڑی ہے اور اسکا کوئی بھی سرپرست بننا نہین چاہتا۔ اسکا وبال ضرور ہے کہ ان تاجدارون پر پڑے جو اپنی تامون کے آگے بڑے بڑے خطابات کو ٹانکدیتے ہین اور جمہور اسلام کو دینی دینداری کا یقین دلاتے ہین۔ مگر اونکی خدمت کرنیسے جو انکا اصلی مشن ہے جی چوراتے ہین۔ اونکا یہ منصب ہرگز نہین کہ وہ فقط اپنے قبح کی خیر منائین اونکیلئے لازم بلکہ فرض ہے کہ اسلام اور اسلامیون کی حفاظت جہان کہین وہ ہون اپنے اوپر لازم کرین۔ اور اگر وہ تنہا اس خدمت کی انجام دہی سے قاصر ہون تو بے تکلف اپنے دیگر ہم مذہب سلاطین سے اتفاق کرین۔ اور یہ کوئی انوکھی بات نہین بلکہ ایسی مثالین زمانہ سابقہ مین بھی موجود تہین اور اب بھی ہین۔ چنانچہ اس وقت یورپ مین دو اتحاد مسلم اور مقرر ہین۔ ایک تو اتحاد ثلاثہ یعنے جرمن۔ آسٹریا اور اٹلی کا اتحاد اور دوسرا فرنس اور روس کا۔

ہمین اس موقع پر ضرور ہوا کہ ان اتحادات کی مختصر تاریخ درج کردین۔ اور اونکی ضروریات کو بھی جہانتک ہمین معلوم ہین ظاہر کردین۔ اور اگر اون وقعات سے جو ان اتحادون کے باعث ہوئے ہین ہماری موجودہ حالت اور ضروریات تطابق نہ کرتی ہین۔ تو کوئی وجہ نہین کہ ہم بھی اون سے یہ سبق حاصل نکرین۔ اور اخوت اسلامی کو اوس عہد قدیم کو تجدید نکرین جسکی تیرہ سو برس پہلے ہمارے ہادی برحق نے تلقین کی ہے۔

۱۸۶۶ء کے آغاز مین ولیم اول شہنشاہ جرمنی موجودہ شہنشاہ کا دادا جو اون دنون مین فقط شاہ پرشیا کہلاتا تھا شہنشاہ آسٹریا سے دوسرے درجہ پر سمجھا جاتا تہا۔ چنانچہ اسی اقتدار کو ظاہر کرنے کیلئے فرنسس جوزف شاہ آسٹریا نے شمرلنگ اپنے وزیر اعظم کی تجویز پر جرمنی کے سب شہزادون کو ایک مجلس مین شامل ہونیکیلئے مقام فرنکفورٹ مین طلب کیا۔ اس مجلس کا نام اونکی اصطلاح مین فورسٹینگ ہے۔ سارے شہزادے لبیک حکم کی تعمیل کیلئے وہان حاضر ہوئے۔ مگر شاہ ولیم پرنس بسمارک کی اغواء سے نہ گیا۔ ہرچند اوسکی حاضری کیلئے ہر طرف سے بہت زور لگایا گیا۔ مگر بسمارک جسکی بہانہ جو طبیعت لڑائی کا کوئی نہ کوئی حیلہ ڈہونڈ رہی تہی۔ اپنی ضد پر اڑا رہا۔ مجلس اگرچہ منعقد ہوئی۔ مگر شاہ ولیم کے نہ ہونے سے سخت بدمزگی پیدا کی۔ اور میٹھی بہانے دلون مین فرق آگیا۔ یہ زخم ابھی مندمل نہ ہونے پایا تہا اور طرفین کی طبیعتون مین ابھی تک بدستور جوش بھرے ہوئے تہے کہ یکایک ایک اور معاملہ درپیش آیا یعنے ڈنمارک اور شلوگ ہولسٹین کی تخت نشینی کا مسئلہ چھڑ گیا۔ جب اتنے مواد یک جا جمع ہوگئے تو آخر کار سب کا فیصلہ تلوار پر چھوڑا گیا۔ چنانچہ دوسرے سال یعنی ۱۸۶۶ء کے آغاز مین آسٹریا اور پرشیا مین جنگ ہوگئی۔ اور چند مختصر معرکون کے بعد مقام ساڈووا مین ایک سخت خونریز لڑائی ہوئی جہان پرشیا والون کو فتح ہوئی۔ اور آخر الامر اس فتح نے آسٹریا کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ اور اوسے چار و ناچار شاہ جرمنی یعنے ولیم کی اطاعت قبول کرنی پڑی۔ اور ایک فوجی معاہدہ کرنا پڑا جو انہین دنون مین منضبط ہوا۔ شاہ پرشیا کو کل ممالک جرمن کا پرامونٹ یورد اعلےٰ ترین فرمانروا تسلیم کرنا پڑا جب آسٹریا اسطرح ذلیل ہوا۔ اور امتداد زمانہ کے سبب سے وہ اپنی ذلت کا خوگر بہی ہوگیا تو ۱۸۶۹ء مین بسمارک نے جو اس موقع کا منتظر بیٹہا تہا اب یہ سوچا کہ کسی نہ کسی طرح اس سلطنت سے ایسی شرائط پر اتحاد کیا جائے جن کے رو سے اپنے اقتدار مین بہی فرق نہ آئے اور اپنی عظمیت بہی بدستور بنی رہے اور مخالفون کی طرف سے حملون اور مداخلت اونکے اندرونی فسادون سے بہی فی الجملہ اطمینان کی صورت نکل آئے۔ چنانچہ اس مقصد کے حاصل کرنیکیلئے ایک کثیر فوج کا مسلح کرنا بھی ایسی ضروری سمجھا گیا۔ کہ بصورت انکار یا لیت ولعل کے بزور شمشیر منوایا جاوے۔ جب یہ تجویز عمل پذیر ہوئی تو ملک مین کچھ تو اسلحہ بیچنے کے سبب سے اور کچھ شاہ آسٹریا کے ایجنٹون کے درپردہ اغواء سے عام ناراضگی پھیلگئی۔ اور یہ ناراضگی اس حد تک پہونچی کہ بعض دل چلون نے اوسکی جان پر بھی حملے کیئے اور بعض نے تو فقط اسی پر اکتفاء کیا کہ اوسے زبانی دھمکیان دین چنانچہ ایک موقع پر کسی شخص نے اوس سے کہا کہ تمہارے اس اہتمام سے جو فوج کے آراستہ کرنیکیلئے اس قدر سرگرمی سے کر رہے ہو یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ تم بھی سٹریٹ فورڈ کیطرح پھانسی دیئے جاؤ جس کے جواب مین اوسنے کمال تحقیر سے یہ کہا کہ بعض اوقات ایسی موت بھی ویسی ہی باعزت ہوتی ہے جیسی میدان جنگ کی ہوا کرتی ہے۔ انہین دنون مین ایک موقع پر اوسنے اپنے بادشاہ ولیم اول سے ان معنی خیز الفاظ مین خطاب کیا تہا "یہ لوگ اگر مجھے پھانسی دینا چاہین تو مین خوش ہون۔ بشرطیکہ وہ رسی جو میرے گلے مین ڈالی جائے حضور کے تخت سے آسٹریا اور دیگر شہزادگان جرمنی کے تختون کو زیادہ استحکام کے ساتھ باندہ دے"

مقام غور ہے کہ جب ایسی باعزم اور مستقل مزاج آدمی کو کسی خاص کام کے کرنیکی ایسی قوی خواہش ہو اور وہ اوسپر قدرت بہی رکہتا ہو تو پہر اوسکا ہونا کیا مشکل تہا۔ چنانچہ اسی سال یعنے ۱۸۶۹ء مین ایک عہدنامہ دونون سلطنتون کے درمیان مترتب ہوا جس کے رو سے ہر ایک متعاقد نے فریق ثانی کی امداد و اعانت اپنے اوپر واجب قرار دی۔

یہانتک تو ان دو سلطنتون کی وقعات اختصار کے ساتھ بیان کیئے گئے ہین۔ اب اس اتحاد ثلاثہ کے تیسرے رکن یعنے اٹلی کی اشتراک کا یہ حال ہے کہ ۱۸۵۹ء مین نپولین شاہ فرانس نے آسٹریا کے سفیر کو سرد مہری کے ساتھ کہدیا کہ ہمین افسوس ہے کہ ہمارے اور تمہارے دوستانہ تعلقات مین فرق آگیا ہے" اس گفتگو سے ہر ایک شخص نے جو اوس زمانہ کی پالیٹکس سے جزوی آگاہی بہی حاصل تہی یہ نتیجہ نکالا۔ کہ اب بمباردی مین اٹلی اور آسٹریا کا مقابلہ ہوگا۔ اور شہنشاہ نپولین وکٹر ایمبوئیل شاہ اٹلی کا ساتھ دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اپریل کے مہینہ مین آسٹریا کی فوجین تحت کمان کونٹ گیلائی مقام میسنو سے بڑہ آئین مگر جب ۲۴ مئی کو مانٹی بلو پر ہزیمت ہوئی تو ناچار پیچہے ہٹنا پڑا۔ ابھی اس شکست کا خمیازہ باقی ہی تہا۔ اور بچے کچہے سپاہیون نے دم بہی نہ لیا تہا کہ ۴ جون کو مقام مجنٹا پر پھر حریف سے نبرد آزمائی کرنی پڑی۔ اگرچہ شکستہ دم بھگوڑون مین کچھ سکت باقی نہ رہی تہی۔ مگر اونہون نے پہر بہی اسموقعہ پر بڑی ہمت سے کام لیا اور بڑے استقلال اور جوانمردی کے ساتھ دم توڑ کر لڑے۔ مگر بشریت کی چارسانا مقدر کے روگ کو مٹا نہین سکتین۔ ناچار یہان بہی بخت شکست نصیب ہوئی جب یہ خبر شہنشاہ کو آسٹریا مین پہونچی تو وہ خود معرکہ جنگ مین جا پہونچا۔ اور اپنے ہاتھ مین کل فوجکی افسری کا اہتمام براہ راست لیا۔ مگر مشیت ایزدی کچھ اور ہی تہی۔ اور کارکنان قضا و قدر اقبال و فتح اوسکے حریف کے نام پر معین کر چکے تھے جس کا ظہور اسطرح پر ہوا۔ کہ ۲۴ جون کو مقام سلفرینو مین خود شہنشاہ کو ایک سخت ہزیمت اوٹہانی پڑی جب اسطرح شکست پر شکست ہوئی تو ناچار نپولین سے التجا کرنی پڑی اور اجوائی کو مقام ولافرنکا مین اوس سے ملاقات خاص ملاقات کی۔ اس ملاقات سے تہوڑے عرصہ بعد یعنے نومبر کے مہینہ مین زیورک کے مقام پر عہدنامہ صلح مرتب اور مکمل ہوا۔ اور اٹلی اور آسٹریا جو ایکدوسرے کے خون کے پیاسے تھے آپسمین شیر و شکر ہوگئے۔ یہ اتحاد جو ایسی خونریز لڑائی کے بعد عمل مین آیا تہا برابر قایم اور برقرار رہا اور جب ۱۸۶۹ء مین اٹلی نے دیکہا کہ آسٹریا اور جرمنی مین اب کامل طور پر اتفاق ہوگیا ہے۔ اور فرانس مین میرے محسنون کا دور الٹ گیا۔ یعنی نپولین کا خاندان نکالا گیا تو اسنے اس خوف سے کہ کہین یہ نزلہ مجھ پر نہ گرے اور پرانے ناسور از سر نو ہرے نہ ہو جائین باشتراک کی التجا کی۔ یہان آسٹریا نے خانگی جھگڑون ہنگری کے آئے دن کی خرخشون سے پہلے ہی چور ہو رہا تہا۔ اور جرمنی کو فرانس کی جنگ سے بھی فرصت ہی ملی تہی۔ دونون نے غنیمت سمجہا اور اونگھتی کو ٹہیلنے کا بہانہ ہاتھ لگا۔ اور بے تکلف اٹلی کو بھی اپنی یارانہ مین شامل کرلیا۔ اور ان تینون مسیحی سلطنتون نے دینی تثلیث کے علاوہ دنیوی تثلیث ایجاد کی جو اب تک قایم ہے اور جسکی میعاد ابھی اور چار برس تک باقی ہے جس کا ادنی نتیجہ یہ ہے کہ اٹلی باوجود اس بے انصافی اور بدنظامی کے اور باوجود متواتر زلزلون اور نقصان جان کے آجتک دول عظام کے اعلیٰ ترین طبقہ مین شمار ہوتا ہے اور اسکی نائب یورپ کی ہر ایک کونسل مین بڑی عزت اور توقیر کے ساتھ شامل کیئے جاتے ہین۔ اور انکی تجاویز کی وہی قدر و منزلت ہوتی ہے جو دیگر دول کی ہے۔ یہ ساری عزت اور سارا اعتبار محض اوس اتحاد کے سبب سے ہے ورنہ اٹلی کیا اور اوسکی حقیقت کیا ؎

آہ اکبدم مین اڑا ڈالے ہوا مین ہو چرخ کیا اوچرخ کی بنیاد کیا

حضور وائسرائے کا دورہ

لارڈ و لیڈی کرزن کراچی سے ۳۰ اکتوبر کو جہاز کلایو مین سوار ہو کر ریاست بکھر کے بندرگاہ مانڈوی پر رونق افروز ہوئے۔ لیڈی کرزن نے جہاز مین رہنا پسند کیا اور قبل عرصے وائسرائے بھی مین

(باقی آئندہ)

مہمان رہے وہ خلیج کچھ مین بحری ہوا کا حظ حاصل کرتی رہین۔ راؤ صاحب کچھ کے برادر خورد اور دیوان ایک کشتی مین ہز اکسیلنسی کی استقبال کو آئے۔ اور وائسرے بنگل پارٹی کو ساحل پر لیگئے۔ وہان سے گاڑیون مین سوار ہوکر بھج کو روانہ ہوئے جو ریاست کا پایہ تخت ہی۔ اور ساحل سے ۳۶ میل کے فاصلہ پر ہے شہر سے تین میل پر راؤ صاحب خیر مقدم کو حاضر تھے۔ یہان ایک عالیشان شامیانہ چاندی کے ستونون پر نصب تہا۔ راؤ صاحب اور انکے درباری زرق برق پوشاکین پہنے ہوئے تھے۔ ایک نقری طشت مین جواہرات مذر کئے گئے جس کو ہز اکسیلنسی نے ہاتھ سے چھوکر واپس کیا۔ یہان سے چلکر سواری شہر مین پہونچی اور ہز اکسیلنسی [illegible] فرودگش ہوئے۔ ۳۱۔ اکتوبر کی رات کو ریاست کیطرف سے جلسۂ دعوت تہا جس کے خاتمہ پر راؤ [illegible] نے اعلیٰ درجہ کی فصیح البیانی کے ساتھ حضور ملکۂ معظمہ اور لارڈ کرزن کی جام صحت پیش کی۔ وائسرائے نے جواب مین شکریہ ادا کیا اور ریاست کی خوش انتظامی اور رئیس کی بیدار مغزی کی داد دی۔ فرمایا کہ لوگون کے بشرہ سے خوشحالی کے آثار نمایان ہین باوجودیکہ سالگذشتہ مین یہان سخت قحط پڑا تہا اور ۲۰ سال ہوئی طاعون سے ۱۰ ہزار آدمی مرگئے تہے۔ مگر جلدی سے اصلی حالت پر آجانا دلیل اس امر کی ہے کہ لوگون مین حقیقی جان ہی۔ نیز والی ریاست کی فیاضی اور حب الوطنی کی نشانی ہی جس نے ریلیف ورکس پر ۲۰ لاکھ روپیہ صرف کیا اور ثابت کردیا کہ کسی حاکم کی اعلےٰ سے اعلیٰ تمنا یہی ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی رعایا کا محافظ ہو۔ فرمایا کہ اس دنیا مین ہزارہا بادشاہ اور حاکم گذر چکی ہین مگر وہ گنتی کے ہین جن کی نام آجتک مشہور ہین وجہ یہ کہ صرف نیکی سے ہی غیر فانی شہرت حاصل ہوتی ہی۔ آخر مین ہز اکسیلنسی نے دعا کی کہ راؤ صاحب سے اونکی رعایا زیادہ محبت کرے اور یہ مین صدیون تک اونکی یاد باقی رہے۔ یہانکی سیر و سیاحت سے فارغ ہوکر ہز اکسیلنسی کاٹھیاواڑ کے دورہ پر روانہ ہوئے۔

یہ پہلی دفعہ ہی کہ ریاست کچھ مین وائسرائے کا گذر ہوا۔ نہ جزیرہ دیو مین جو پرتگیزی علاقہ ہی آجتک کسی وائسرائے نے قدم رکھا۔ نہ کاٹھیاواڑ مین کسی گورنر جنرل نے آجتک دورہ کیا۔ جزیرہ دیو مین پرتگیزی گورنر بڑی تواضع سے پیش آیا۔ اور ہز اکسیلنسی کو قلعہ کی سیر کرائی۔ یہان سے روانہ ہوکر دریا دل مین جہاز سے اُتر کر سومنات کے تاریخی مندر کی سیر کی۔ جوناگڈہ یہان سے ۵۰ میل ہی یہ فاصلہ بذریعہ سپیشل ٹرین طے کیا گیا۔ نواب صاحب نے اپنے معزز مہمان کی خاطر داری کا پورا انتظام فرمایا تہا ملیٹ فارم بڑے تکلف سے آراستہ تہا۔ سرخ بانات کا فرش بچہا ہوا تہا۔ نواب صاحب جوناگڈہ اور ارکین دربار استقبال کو حاضر تھے۔ نواب صاحب کی لائق صاحبزادی نے ایڈریس خیر مقدم پڑہا جنکی قابلیت کا حضور وائسرائے پر معقول اثر ہوا یہان سے وائسرائے کی سواری جلوس کیساتھ مہمان خانہ کو روانہ ہوئی۔ وہان نواب صاحب نے دوبارہ ملاقات کی اور پھر سہ پہر کو ہز اکسیلنسی ملاقات بازدید کیلئے محل مین تشریف لیگئے۔ کاٹھیاواڑ کی مشیار ریاستون مین صرف یہی ایک بڑی مسلمان ریاست ہی۔ ۵۰ لاکھ کی آبادی اور ۲۶ لاکھ روپیہ کی سالانہ آمدنی ہی۔ ماسوا اسکی کئی چھوٹی ریاستون سے کچھ خراج بہی آتا ہی۔ سابق مین جوناگڈہ [illegible]

ہمین بعض احباب نے اپنی کمال حسن ظنی سے یہ مشورہ دیا ہے کہ سلطان المعظم کی سلور جوبلی کا آرٹیکل جو متواتر تین ہفتون تک ہمارے اخبار مین شایع ہوا ہے اوسے پمفلٹ کی شکل مین جداگانہ طبع کرایا جاوے۔ چونکہ اکثر خطوط ہمارے پاس اس تجویز کی تائید مین آئے ہین۔ اس لیئے عنایت فرماؤنکی تعمیل ارشاد کے لیئے ہم نے ارادہ کرلیا ہے کہ وہ آرٹیکل علیحدہ طور پر طبع کرادیا جاوے۔ بلکہ اوسکے ساتھ جستہ جستہ اصلاحین بہی کیجائینگی اور بعض باتین جو جلدی مین رہگئی تہین وہ بہی ایزاد کیجائینگی۔ کیونکہ کوئی بات خواہ کیسی ہی تکمیل کو پہنچی ہو ثانی الرثانی کے وقت ضرور ہی مصنف اوسمین تصرف کرنے پر بالطبع مجبور ہوتا ہے۔ اور خاصکر ایسے مضمون مین جس مین سلطان المعظم کے کارنامے ہون۔ ہمارے معزز ناظرین ہمسے ناراض نہ ہون انہین یہ خیال نہ ہو کہ سابقہ مضمون کی کچھ کتر بیونت ہوگی۔ اوسمین کمی مطلق نہ ہوگی۔ ہان زیادتی ضرور ہوگی کیونکہ ہم اپنی ارادت سے ناچار ہین ؎

بقدر شوق نہین ظرف تنگنائے غزل — کچھ اور چاہیئے وسعت میرے بیان کیلئے

اس رسالہ کی لوح پر حضرت امیر المومنین کی عکسی تصویر بہی ہوگی قیمت بلحاظ عام اشاعت ہم فقط ۱ مقرر کرتے ہین

یہ بے ثباتی عالم کہ موج دریا نے پلٹ کے دیکہا تو پہر کاسۂ حباب نہ تھا

مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا عین عالم شباب مین انتقال ہوگیا۔ افسوس ہی کہ ایسی محفل جوابہی کل ہی سرسبز و شاداب چراغان تہی ایک طرفہ العین مین ظلمت کدہ بن جاوے۔ مہاراجہ صاحب جیسا کہ عموماً والیان ریاست کی عادت مین داخل ہی رنگین مزاج تہے۔ مگر باوجود اسکے کنسیٹیوشن کچھ ایسا پایا تہا کہ اوسکی تاثیر عام صحت پر محسوس نہ ہوتی تہی۔ آپکا سن فقط ۴۸ سال کا تہا۔ اور کل پانچ روز بیمار رہکر جمعرات کی صبحکو روح پرواز کرگئی۔ اگرچہ مہاراجہ صاحب کچھ اعلےٰ درجہ کی منتظمون یا مدبرون مین نہ تھے۔ مگر اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ آپ جسمانی اور ذہنی فنون حرب کی بہت بڑے سرپرست تھے۔ فیاضی اور مہمان نوازی مین اپنے پدر بزرگوار کے خلف الرشید تھے۔ اور صاف طینتی اور نیکدلی مین اپنے اقران و اماثل مین ممتاز تھے۔ اگرچہ بعض تنگ نظر مصاحبون نے اونکی بے تعصب طبیعت کو بگاڑنے کی کوشش کی۔ اور اس کوشش مین وہ فی الجملہ ایک حد تک کامیاب بہی ہوئے مگر پہر بہی اونہین پوری کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اور خلیفہ محمد حسن صاحب مرحوم کی زمانہ حیات تک کسیکو مداخلت کا یارا نہ ہوا۔ مگر اونکی وفات کے بعد دراندازون نے مسلمانون کو اس ریاست سے چن چن کر نکالا اور چونکہ اونکی جانشینون مین وہ قابلیت نہ تہی۔ اس سبب سے وہ بات نہ رہی نہ یعہد ریاست ابہی بہت ہی کم عمر ہین اس سبب سے نہین کہا جاسکتا کہ کیا انتظام ہوا اور کیونکر ہو۔ ہم امید کرتے ہین کہ خلیفہ سید محمد حسین صاحب جو اس ریاست کے قدیمی خیر خواہون مین سے ہین اور بلحاظ اپنی اعلےٰ لیاقت اور تدبر کے وقت کے ابوالفضل اور فیضی ہین نظر انداز نہ ہونگے۔ ہم آئندہ کسی پرچہ مین اسکی نسبت مفصل لکہین گے۔

خدا گواہ ہی اور کفی باللہ شہیدا کہ ہمین اپنے ہندو بہائیون سے حسد نہین مگر رشک ضرور ہی۔ یہ قوم کی خوش قسمتی کہو یا حسن اتفاق یا اعلےٰ درجہ کی بیدار مغزی کہ کیسا ہی محشر خیز واقعہ کیون نہ ہو۔ وہ اوسمین سے بہی کوئی نہ کوئی مفید ذریعہ اپنی فلاح کا نکال لیتے ہین رسوائی دیانند سرسوتی کا انتقال اون کے معتقدین کے حق مین کیسا کچھ اندوہناک واقع تہا۔ بلکہ سناتن دہرم والون کے حساب سے تو آریا پارٹی کا خاتمہ ہی ہوچکا تہا۔ مگر اونہون نے ڈی۔ اے۔ وی کالج قایم کرکے اپنے فرقہ کا استحکام اس خوبی سے کیا کہ اب اوسمین تزلزل واقعہ ہونا قریب نہ ممکن ہوگیا ہے۔ غرضیکہ کوئی موقعہ ہو عام اس سے کہ سعد ہو یا نحس کوئی نہ کوئی بات ایسی ایجاد کرتے ہین اور پہر اوسمین اس ہمت اور استقلال کے ساتھ حصہ لیتے ہین کہ وہی بات آخر مین دوامی کامیابی کا طلسم ہوجاتی ہے۔ حال ہی مین نجشی جیشی رام صاحب کا قیامت خیز دادی تنظیر مین کتنا کچھ حوصلہ کن پست کرنیوالا تہا۔ اور تنگ نظرون کی نزدیک پنجاب کی آزادی پسند پارٹی کا قتل ہی ہوگیا تہا۔ مگر آفرین ہی اونکی باہمت اہل مذہب پر کہ اونہون نے انجہانی کی دیگر قابل تحسین یادگارون کے علاوہ ایک یہ بہی تجویز کی ہے کہ اس قدر سرمایہ جمع کیا جاوے جس سے سالانہ ایک طالب علم بمبئی یا جاپان مین صنعت اور حرفت سیکھ سکے ؎ اللہ اللہ کہ تلف کردہ اندوختہ بود — وضعت اندوختن

کو مدرسون کا بنانا پہلے پہل ہمارا ایجاد کردہ خیال تہا چنانچہ اس پرچے مین عرصہ دراز تک متعدد آرٹیکل شایع ہوئے۔ بلکہ قبلہ سرسید نے ہم سے اسبارہ مین اختلاف بہی کیا تہا۔ مگر اوسکے فایدہ اوٹہانے کیلئے ہماری ہندو بہائی آمادہ ہوئے اور اس گرمجوشی سے اسکا عمل درآمد شروع کیا کہ تہوڑے ہی دنون مین زمانہ اپنی آنکہون سے دیکہیگا کہ اونکی ترقی اتنی دور تک پہونچگی کہ اس میدان مین بہی اونکا ہمدوش ہونا مشکل بلکہ محال ہوجائیگا۔ ایکدم ہین کہ سرسید جیسا خیر خواہ اور ہمدرد قوم دنیا سے اوٹہ جاوے۔ اور اوسکی یادگار مین ایک یونیورسٹی کی قیام کی تجویز محض کاغذی تجویز ہی رہجاوے۔ یا یون کہین کہ کاغذ بادبنگ اڑجائے اور ایک دہ ہین کہ تجویز کے سوچنے مین کچھ وقفہ ہو تو ہو مگر عمل پذیر ہونے مین ذرا بہی دیر نہین ہوتی۔ ابتو لامحالہ یہ حرف حق ضرور ہی کہنا پڑیگا کہ ہمارا اون سے مقابلہ ہی کیا ہی۔ اور کوئی مناسبت ہی نہین کہ برابری کا لفظ زبان سے نکالین۔ دنیا کی کسی پارلیمنٹ مین برابری تو درکنار نسبت بہی نہین ہوسکتی۔ اونکے لیئے البتہ اب پارسیون کی مختصر قوم برابر کی چوٹ ہی جن سے وہ نظر بحالات موجودہ فی الجملہ دبتی بہی ہین۔ مگر عنقریب وہ زمانہ بہی آنیوالا ہی کہ یہ متمول ذہین اور باہمت جماعت انکی بہی پیشقدمی کی قابل ہوگی۔ اور وہ انکی برابری سے اوسطرح اپنے عجز کا اعتراف کرینگی جسطرح اب مسلمان کررہے ہین خدا انہین بہی ہمت دے۔

---

۴۴۴ راجپوت ریاست ہی۔ لیکن شہنشاہ اکبر نے اسکو الحاق کرلیا تہا۔ خاندان مغلیہ کے زوال پذیر ہونے پر ایک مسلمان فوجی افسر نے شاہ دہلی کی صوبہ کو نکالدیا اور خود قبضہ کرلیا۔ اوسوقت سے جوناگڈہ اسی خاندان کی زیر حکومت چلا آتا ہی

ہم کمال مسرت سے یہ خبر شایع کرتے ہین کہ ہمارے شہر کے نوجوان رئیس خواجہ غلام صادق صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا کو گورنمنٹ نے آنریری اختیارات مجسٹریٹی ضلع امرتسر کیلئے عطا فرمائے۔ خواجہ صاحب خان محمد شاہ صاحب خان بہادر مرحوم کے پوتے اور حاجی غلام حسن صاحب مغفور کے صاحبزادے ہین جن کی خدمات جو انہون نے اپنے وقت مین قوم اور گورنمنٹ کی کی ہین ظاہر ہین۔ اور اس امر کی بالکل محتاج نہین کہ انکا اعادہ کیا جاوے۔ اور حق یون ہے کہ وہ اس قدر کثیر التعداد ہی ہین کہ اس مختصر نوٹ مین اونکی گنجایش نہین علاوہ اس خاندانی اور آبائی شرف کی خواجہ صاحب بذات خاص بھی اس عہدے کا استحقاق رکھتے تھے۔ وہ ولایت جاکر چار برس تک وہان تعلیم پاتے رہے اور کیمبرج یونیورسٹی مین تکمیل تعلیم کرکے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا اور بعد ازان بیرسٹری کے امتحان مین کامیاب ہوئے۔ اگرچہ اس تقریب سے اونہین مالی نقصان ضرور ہوگا۔ مگر اونکی ذاتی حیثیت اور خاندانی اعزاز کے اعتبار سے یہ نقصان چندان وقعت نہین رکھتا ہمین تعجب ہے کہ فقط مجسٹریٹی کے اختیارات بدون دیوانی اختیارات کے کیا معنے ہین۔ اور ممکن ہے کہ ہمین کوئی فروگذاشت ہوئی ہو۔ کیونکہ اگر یہ کہا جاوے کہ انہین دیوانی اختیارات تجربہ ہونے پر عطاء ہونگی تو اسکی وجہ مین امتحان بیرسٹری کی کامیابی اور اوسکے بعد دو سال کا تجربۂ قانون تجربہ کاری کی کافی دلیل ہے۔ بہرکیف ہم خواجہ صاحب کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ وہ اس معزز عہدہ کے خدمات کو مدت مدید تک اسی قابلیت اور نیکنامی کے ساتھ ادا کرین جیسا اونکے آباء کرام کرتے رہے ہین ٭

ہمچون پسند پیش تو ای مختصر پسند ٭ در نالہ تمام کنم ما جرائے دل۔

ہم ملا عبدالقیوم صاحب کی اسلامی ہمدردی اور وفاداری القومی کی کن الفاظ مین تعریف کرین۔ باوجودیکہ ملا صاحب اجمل اپنے ذاتی معاملات مین بیطرح گرفتار ہین۔ مگر پھر بھی اوسی عالی ہمتی اور والا منشی کے ساتھ حجاز ریلوے کے معاملہ کو نباہے جاتے ہین۔ سچ ہے ؎

پہرتا ہے بیل حوادث سے کہین مردونکا ٭ منہ شیر سید ماتیرتا ہے وقت رفتن آب مین

ملا صاحب نے جو حال مین اپنی سرگرمی کا ثبوت دیا ہے وہ ایک عرضداشت سے ظاہر ہوتا ہے جو اونہون نے علماء اور مشائخ کبار کے دستخطون سے مرتب کرکے بندگان عالی حضور نظام کی خدمت مین روانہ کی ہے۔ اگرچہ عرضداشت بجائے خود اس قابل تھی کہ تمام اخبار درج اخبار کیجاوے جیسا ہمارے معزز ہمعصر اخبار منیر صفی نے اپنے اخبار مطبوعہ یکم نومبر مین کیا ہے۔ مگر قلت گنجایش کی سبب سے ہم افسوس کے ساتھ فقط اوسکے حاصل کے اندراج پر ہی قناعت کرتے ہین ہمین امید ہے کہ ہمارے تفصیل پسند احباب ہمین اس ایجاز کیلئے معاف فرمائینگے۔

"نواب غفران مآب اصفجاہ کی عہد سے حرمین الشریفین کی خدمت و راثتاً بعد سلطان المعظم کے آپ پر چلی آتی ہے اور دو جہاز حجاج کو پہونچانے کیلئے یہان سے مقرر تھے۔ مختار الملک کے وقت بجائے انکے تیس چالیس ہزار روپیہ سالانہ نقد مقرر ہوا۔ چونکہ بوجہ طاعون اور نہ ہمارا حج چند سال سے یہ رقم صرف نہین ہوئی اسلیئے وہ کل رقم دلائی جاتی اور آیندہ بھی ملتی رہے۔ علاوہ برآن جو دیگر مصارف خیرات اور تصدق مین آتے ہین۔ وہ بھی اس کار خیر مین صرف ہون" درخواست کی معقولیت نہ صرف درخواست دہندہ کی لیاقت سے ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ اسکا مضمون اوسکی مدلل اور پرزور ہونیکی شہادت دے رہا ہے۔ ملا صاحب فی زبردست وجوہات سے حضور نظام کی فیاضی کا استحقاق قایم کیا ہے جو حضور ممدوح کی انصاف پسند طبیعت بہرنوع مسترد نہ کرسکیگی۔

اسی اخبار مین ایک بزرگوار محمد منور صاحب گوہر سعید آبادی نے ایک آرٹیکل مین یہ دینی خدمت بڑی شدومد سے ادا کی ہے اور اس فریضے سے حجاز ریلوے کی تائید مین دلایل پیش کی ہین اور اس فصاحت سے اپنے ہمقوم کو ہمین شمولیت کی تحریک کی ہے کہ بلا خوف تردید کہہ سکتے ہین کہ یہ اونہی کا حصہ تھا ہمین افسوس ہے کہ وہی علم گنجائش کا عذر اوسکی نقل سے بھی مانع ہوا ورنہ اپنے ناظرین کو ضرور ہی مسرور الوقت کرتے ٭

اگرچہ ہم اصول کی رو سے اس تجویز کی سخت مخالف ہین کہ مسلمانون مین مختلف مقامات پر متعدد مدرسے چندے سے جاری ہون کیونکہ اسطرح جمعیت کی منتشر ہوجانیکا قوی احتمال ہے اور ہماری ہمیشہ سے یہی خواہش رہی ہے کہ جو طاقت متفرق ۴۴

ہماری نسبت عام رائے

مکرمی شیخصاحب۔ السلام علیکم۔ مکرمی مولوی انشاءاللہ صاحب کی علیحدگی سے اکثر اشخاص کو جن کو آپکے معلومات علمی لیاقت۔ عالی حوصلگی اور اسلامی ہمدردی کی خبر نہین ضرور خیال پیدا ہوا تہا۔ کہ اب وکیل کے مضامین پھیکے پڑجائینگے۔ اور انکا خیال کسیقدر حق بجانب بھی تہا۔ کیونکہ پرانے ایڈیٹر کے یکلخت تبدیلی سے اکثر مالکان اخبارات کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات باعث نہ لیاقت ایڈیٹر کے پرچہ بند کرنا پڑتا ہے لیکن مین سچ سچ عرض کرتا ہون کہ مولویصاحب کی علیحدگی اور آپ کا ایڈیٹری کی ٹیچ پر آنا نہ صرف بیکفال بلکہ رحمت الہی کا وکیل پر نازل ہونا ہے۔ [redacted] عشق خاموشد۔ وکیل کا تانیخ مقررہ پر شایع نہ ہونا جسکی مجھے از حد شکایت تھی یکقلم موقوف ہوا۔ بلکہ فصاحت عبارت اور مضامین مولویصاحب کے زمانہ سے بدرجہا بہتر ہین۔ حجاز ریلوے اور حضرت سلطان المعظم کی فقری جوبلی پر پرتاثیر مضمون لکہنا آپ ہی کا حصہ تھا۔ مین دل سے آپکو اور ناظرین وکیل کو مبارکباد دیتا ہون۔ نمبر ۲۹۲۔ از لاہور۔

مخدومی مکرمی۔ جناب شیخصاحب۔ السلام علیکم! جو دلی عقیدت خاکسار کو اخبار وکیل سے اور اوسکے اندازہ بیان نہین کرسکتا۔ اسی لیئے میری ہمیشہ یہ کوشش اور خواہش رہا کرتی ہے کہ بنی نوع انسان سے کوئی فرد بشر اس اخبار فیض آثار کے مطالعہ سے محروم نرہے۔ مگر افسوس کہ اہل ہند کو ابھی تک اس نعمت کی قدر نہین تاہم کوشش کرکے جہانتک ہوسکتا ہے لوگون کو وکیل کی خریداری کا شوق دلایا جاتا ہے۔ چار خریدار پہلے دی چکا ہون۔ اب میرے ایک اور مہربان دوست لالہ دیارام صاحب کہتری کے نام اخبار وکیل جاری کرکے قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل وصول فرمانیکی، سابق ایڈیٹر کے مستعفی ہوجانے پر وکیل کیطرف سے کچھ خطرہ پیدا ہوگیا تہا گرشکر ہے کہ حسن لیاقت جناب ایڈیٹر نے اوس وہم کو غلط ثابت کردیا ٭ (خریدار نمبر ۱۵۸۹)

مکرمی۔ جناب شیخصاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے ایک مہربان صاحب میونسپل کمشنر نے پہلے ایڈیٹر کی علیحدگی پر پیشگوئی کی تھی۔ کہ اب وہ مزا اور طرز تحریر وکیل مین رہنے کا نہین۔ کچھ مہینے نہین وکیل بیہجا (اور محض پیشگوئی کی تردید کیلئے بھیجا گیا تہا) تو وہی خود بخود کہہ اوٹھے کہ واقعی پہلے سے بھی دوبالا ہوگیا ہے مین وکیل وکالت کرنکلا ٭ (خریدار نمبر ۱۴۶۱)

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ جہانتک میرا خیال مجھ مدد دیرہا ہے مین نہایت سچائی کے ساتھ کہتا ہون کہ اخبار وکیل کے پہلے ایڈیٹر کا اس سے دفعتاً الگ ہوجانا مجھے صاف لفظون مین یہ کہوا گیا تہا کہ تعجب نہین اب وکیل کی پہلی اداء پر اداسی چہا جاوے۔ مگر نہین نئے مسلسل پانچ چار پرچے جو اسوقت میری میز پر ہین مینے اونکو خوب جانچا پہلے نمبرون سے بھی مقابلہ کیا۔ فی الحقیقت وکیل کی حالت مین اب آسمان کا فرق ہے نہ ہمین وہ ادق اور گنجلک الفاظ ہین نہ ہیر پھیر کی ترکیبین ہین طرز تحریر نہایت پاک اور ہر پیچیدہ کو صفائی کے ساتھ ادا کردینے والا ہے خصوصاً حجاز ریلوے اور سلطان کے مختصر کارنمایان عجب شان سے دکہائے گئے ہین۔ اللہم زد فزد۔ (اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ۔ ع ۱۳ از دہلی)

جناب مکرم منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر۔ السلام علیکم وعلی من لدیکم۔ مین تقریباً ابتدائی اشاعت سے اخبار وکیل کا خریدار ہون جس قدر مجھی ہی بلکہ دنیائے اسلام کو بوجہ اسلامی ہمدردی اپنا گرویدہ و شیفتہ بنالیا ہے مین متبرک کسی پرچہ مین جب کہ اچانک یہ خبر دیکھی کہ مولوی انشاءاللہ صاحب ایڈیٹر اخبار بوجہ ناسازی طبع اخبار وکیل کو چھوڑتے ہین تو مجھے سخت افسوس ہوا۔ بلکہ (بے ادبی معاف) مولویصاحب کا چلا جانا مین تو مخل ترقی اخبار سمجھا۔ لیکن الحمدللہ کہ اکتوبر سے اب تک جو پرچہ اخبار کلاوہ اپنی آب و تاب اور عمدگی مضامین مین ایک سے ایک بہتر اور ترقی کے ساتھ [redacted] آپنے جو مضمون متعلق بہ جوبلی بیشمار سالہ حضرت سلطان المعظم خلیفۃ المسلمین مسلسل پرچون مین درج فرمایا ہے اوس نے تو ایسی پسندیدگی حاصل کی کہ سننے والے مرحبا مرحبا پکار اٹہے۔ مین کہان تک بیان نہین کرسکتا کہ جس شوق اور خوشی سے مینے اس مضمون کو پڑہا اور کہر پڑہا۔ مینے صرف اسی پر اکتفا نہین کیا۔ بلکہ باوصف کمی فرصت اس تمام مضمون کو ایک رسالہ کیصورت مین لکہنا شروع کردیا کیونکہ پرچہ ہاے اخبار کا زیادہ عرصہ تک محفوظ رہنا مشکل ہے۔ یہ مضمون بہت لمبا ہے اور مجھی فرصت بہت کم اس لیئے مین نہین کہہ سکتا کہ کب ختم کرسکون گا۔ تاہم مین امید کرتا ہون کہ اسکو انشاءاللہ ضرور پورا کرونگا گو کم سے کم ایک ہی سطر

(اس نمبر کا باقی حصہ اشتہارات پر مشتمل ہے)

ہماری یہ غرض ہرگز نہین کہ ہمارا پرچہ مشاعرہ کے رسالون مین شمار ہو۔ یا فقط وہ لوگ جو کلام موزون پر صلے ہوئے ہین اسے اپنی تفنن طبع کا ذریعہ سمجھین۔ ہمارا مدعا کسی نہ کسی بہانہ سے اپنی قوم کو جگانا ہے خواہ وہ نظم سے ہو یا نثر سے۔ اور اگر اس مقصد کیلئے حسن اتفاق سے کوئی کلام موزون ملجاوے تو ہمین لامحالہ یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ جسطرح اسنے ہمارے دل کو پھڑکا دیا ہے ضرور ہی ہماری قوم کو بھی چونکا دیگا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم اپنے ناظرین کیخدمت مین ایک مسدس کی بعض اشعار پیش کرتے ہین۔ جو بلحاظ اپنے اعلے مضامین تاریخی تلمیحات تیز اشارات چبھنے والی کنایات کے عدیم النظیر ہے۔ اور جسکی فصاحت و بلاغت کی نسبت ہم فقط اسقدر کہتے ہین کہ ہمین تعجب ہو کہ اس علم انشاد کی کساد بازاری اور فارسی کے بیرونقی کے زمانہ مین ایسا قادر الکلام آدمی کیونکر پیدا ہوا۔ اردو مین مولا الطاف حسین حالی نے اسی مضمون (مد و جزر اسلام) پر ایک بے نظیر نظم شائع کی تھی جسکا حسن قبول زمانہ پر ظاہر ہے۔ اور جو باوجود پرانا ہو جانے کے لوگون کے دلون مین ویسا ہی عزیز ہے جیسا اوس دن تہا جب پہلے پہل شائع ہوا تھا۔ اور اب اوسی مضمون کو اس مسدس کے فاضل مصنف نے فارسی کا لباس پہنا کر شائع کیا ہے۔ جو اگرچہ نسبتاً بہت ہی مختصر ہے مگر بلحاظ مضامین جامع ہے:-

یاد آیامے کہ قلزم تن بطوفان دادہ بود — زورق روما بگرداب بلا افتادہ بود
ہم جہاز اہل جرمن بر کنار استادہ بود — تا کریک از خود خبر گیرد بغرقاب آمادہ بود
حبذا اللہ گفتہ ما کشتی در آب انداختیم
جستہ للہ بحال این و آن پرداختیم
پرتگیس از ہیبتم موجش بدامان خم اباندہ بود — روس را جنگے سفائن در تلاطم ماندہ بود
بطحا اش آب عدن جوئے جیحون اندہ بود — مد سیلش خاک چین بر اشیا افشاندہ بود
اندر آن موج حوادث آشنائی کردہ ایم
نیک میدانم خدا یا ناخدائی کردہ ایم
گہ بمغرب حکمت یونان زمین آسودہ یم — گہ بمشرق از تجارت سیم و زر اندوختیم
کوبکو در چار سو شمع و چراغ افروختیم — مصریان را داغ حسرت بردل و جان سوختیم
کار لایل را قلم زین قصہ رقصد در بیان
کین را بالد قلم بر خویش از این داستان
بزم ما در بلخ بود و رزم ما در خاوران — پیل ما در ہند بود و رخش ما در سیستان
تیغ ما در سند بود و نیزہ در ماژندران — تاج ما در مصر بود و تخت ما در اصفہان
گہ جبال الہالہ مے لرزید از غوغائے ما
کوہ اطلس گاہ سرے سود زیر پائے ما
بر سر اہرام مصری نوبت ما میزدند — قرعہ روز بہی بر دولت ما میزدند
در جہان حرف کرم از ہمت ما میزدند — در شجاعت داستان از صولت ما میزدند
گرچہ شد از دست چرخ این روز بد ما را نصیب
لیک عالم یاد دارد قصہ جنگ صلیب
بیشتر راندیم کشتی بحر ہند آمد پدید — جذب شوق دامن دل سوئے ساحل کشید
چون قدم بگذاشتیم آنجا بما آفت رسید — وہ چہ آفت بخت ترا آفت یوم الوعید
باد صحرائی وزید و بخت ما را خواب برد
ناگہان سیلے در آمد رخت ما را آب برد
چشم تا بر ہم زدیم آن انجمن درہم شکست — ہائے ہوئے بزم ما چون خون مستعصم نشست
یک طرف شیرازہ جمعیت دیگر گسست — سوئے دیگر کاروان آشنائی رخت بست
آن قدح بشکستہ شد کو رنگ و بوئے تاک نماند
چون کسے باقی بماند چون کسے باقی نماند

کاروان ما گرفتار اجل گوشت — کز فروغ جلوہ اش چشم دو عالم خیرہ گشت
این نہ ماہ تاریکی است و ظلمت است این بہر چشت — لیک ما را این چنین این نامہ میباید نوشت
در خلافت نہ پائے ما چون بین ہ بر کنیم
این چراغ مردہ را باید کہ دیگر بر کنیم
کاروانے بود و آرے با ہزاران برگ و ساز — کاروانے در دو عالم پیش این و سرفراز
کاروانے بس بتارک مایہ دار و اعتبار — کاروانے تارکش از خاک صحرائے حجاز
کاروانے بود و بس جمل وہ چہ زیبا کاروان
کاروان میر عرب فخر عجم ماہ جہان
رومیان را پیش ایشان طاقت جولان نبود — قبطیان را نیز تاب زخم این چوگان نبود
کارہائے اہل لندن ہم بدین سامان نبود — ذکر چین بگذار خود کو مرد این میدان نبود
ما بزخم مملکت گیری فرس انگیختیم
خاک صحرائے عرب بر قصر قیصر ریختیم
ہر کجا گردند روا قبال پیشا پیش بود — در رکاب عزشان بس عقل و رائیدیش بود
گرچہ ہر یک در لباس مسکنت درویش بود — صولتش از قیصر و فغفور خیلے بیش بود
آنعزیزان چون طلب کردند از شاہان خراج
بہر پا انداز شان آورد کسرائے تخت و تاج
تخت جم را خیر باد گفت اقبال کیان — سرنگون افتاد از بالا در فش کاویان
شوکت دین نبی برداشت تیغ خونچکان — ہر طرف برخاست از گیہان صدائے الامان
ہند بر ایران و ایران بر سر یونان گریست
مصر بر روما در و ما بر سر ژرمان گریست
بانگ دین اللہ برآمد عالمے لبیک خواند — زندہ شد آنکس کہ در میخانہ عزت بماند
برہمن با ہبر صد از دیدہ سیل اشک راند — ہر دو زنار در یک حلقہ ماتم نشاند
دین حق چون بمنبر بر سر کرسی نشست
سومنات اینجا و آنجا ہیکل ترسا شکست
گرچہ ہر مملکت گیری زجا برخاستند — خویش را باز یور فضل و ہنر پیراستند
ہر طرف دار العلوم و خانقاہ آراستند — عدل و قانون تمدن در جہان بگذاشتند
گرچہ دارد این مصیبت داستان سینہ ہا
دجلہ ہم بر محفل عباسیان گرید ہنوز
داشت بر سر تاج دانش ہر یکے از بر ناوبر — گشتہ از سرمایہ علم و ادب ہر یک امیر
در سخن سحبان و ائل ہر صغیر و ہر کبیر — در فصاحت بعید یل در بلاغت بے نظیر
گر سخن راندند عالم را تحیر دست داد
خطبہ خواندند اگر غوغا بعالم اوفتاد
روئے گیتی را بہ تیغ تیز و با تیغ زبان — ساختہ زیر نگین از باختر تا خاوران
داد ہنگام حوادث بہر حفظ جسم و جان — عالمے را نیزہ خطے شان خط امان
گر بدنیا مذہب شعر شے انگیختند
لیک از شیرین زبانی طرح تسکین ریختند
کردہ تا این قوم را نصر من اللہ یاوری — بہر خدمت پیش آمد طالع اسکندری
بخت شان چون کرد روئے خود بسوئے مغربی — نے مزاحم گشت خشکی و نہ مانع شد تری
آن علم کز دامن کوہ صفا بر داشتند
بر فراز کوہ بیضا تا مغاک انداشتند

ندوۃ العلماء اوصلہا اللہ الی ما تتمنی

اے آمدنت باعثِ آبادئ ما۔

محب مکرم ایڈیٹر وکیل سلمک اللہ وعافاہ۔

نظام عالم سے ہمین سبق ملتا ہے کہ ہر کام کی اصلاح سعی بلیغ سے ہوا کرتی ہے۔ خاصکر ایسی موقع پر جب کہ مدت کی بگڑی ہوئی کل کو چلانا منظور ہو بغیر کسی بہاری مضبوط طاقت کی حرکت بھی متصور نہین قومی تحریکون کی کئی ایک اسباب ہوتے ہین۔ اکثر اوقات رہنمایانِ قوم کی کوشش کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر کاہی مخالفون کی خیالات بہی باعث آبادی اور تروتازگی ہو جایا کرتے ہین۔ شریعت مین تو ایسی مسائل کی بہتیری تمثیلین ملسکتی ہین کہ محض مخالفون کی منصوبہ بازیون پر احکام نازل ہوئے۔ منجملہ صلوۃ خوف وغیرہ بھی ہین۔ اندنون جو ہمارے معزز دوست میرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر کرزن گزٹ کو علماء کی مخالفت کا خیال پیدا ہوا ہے مین اوس کو بھی انہام خداوندی ہی سمجھتا ہون۔ کچھ شک نہین کہ مدت کی سوئی ہوئے علماء کرام کیلئے آرام طبیعت ثانیہ ہو چکا ہے۔ اس لیئے بغیر ایسے زبردست نعرہائے بلند کے انکا چونکنا اور کروٹ لینا مشکل ہی۔ عام علماء کی حمایت یا مرزا حیرت کو دوستانہ مشورت کی متعلق تو مین ایک مراسلت اوپر نہین بہیج چکا ہون جس کا شایع کر دینا وہ غالباً اپنا فرض منصبی سمجھینگے۔ خاص ندوۃ کی متعلق چند سطور عرض ہین۔ مینے جس دن کرزن گزٹ مین ندوہ کی متعلق شکایتی مضمون دیکھا تہا تو مجھے خیال ہوا تہا کہ کچھ عرض کرون۔ مگر عدیم الفرصتی نے اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا۔ آج جو اپنے مکرم دوست مولوی غلام محمد صاحب شملوی کا مراسلہ وکیل مین دیکھا تو اپنی معمولی مشاغل کا حرج کرکے بھی یہ چند سطور لکھنے پر مجبور ہوا۔

مرزا حیرت جو کچھ لکھتے ہین میرا خیال ہی کہ اخلاص سے لکھتے ہین اونکو اسلام اور اہل اسلام سے ایکطرح کی محبت ہے۔ اس لیئے مین علماء کی نسبت اونکی گالیون کو اسی نظر سے دیکھتا ہون جس نظر سے خلفاء کی اعداء کے حق مین شیعونکی تیز زبانی کو جس طرح اونکو ایک قسم کی غلط فہمی صحابہ کرام کی دشنام دہی کیلئے محرک ہی ویسے ہی مرزا حیرت کو بھی اسلام کا درد اور غلط فہمی موجب ہی۔ غرض جو کچھ یہ کہتے ہین درد سے کہتے ہین۔ اسلیئے چندان قابل ملامت بھی نہین ہی۔ مگر یہ مین ضرور کہونگا ؎

کیئے لاکھون ستم اس پیار مین ہی آپنی ہمپیشہ خدا خواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے۔

ندوہ کی بابت آپنی اعتراض اوٹھایا کہ ندوہ نے آجتک کیا کیا؟ ہمکو پہلے امید تھی کہ کچھ کرین گے۔ مگر کچھ نہین ہوا۔ مولانا حیرت! تیرہ سال مکہ شریف مین رہکر اوس ذات ستودہ صفات فداہ ابی وامی سے جو کام نہ ہوا وہ چند دنون مین آپ ندوہ سے چاہتے ہین مین سچ کہتا ہون کہ اوس روح مقدس کو ایک سال کا کام ندوہ ایک صدی مین کرے تو بہت بڑا کمال ہی۔ ابھی ندوہ کی قیام کو دن ہی کے گزرے ہین؟ کاش کہ آپ یہی اعتراض نیشنل کانگرس پر کرین تو جانبان کانگرس اسکا مفصل جواب آپ کو دین اور خوب سمجھا دین کہ ؎

پانی مین ہو آگ کا لگانا دشوار ۔۔۔ بہتی دریا کو پھیر لانا دشوار

دشوار تو ہے مگر نہ آنا جتنا ۔۔۔ بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

مولانا حیرت وہ دن بھی انشاء اللہ آجائیگا کہ آپ کی تمام مرادین پوری ہو جائین گی۔ مگر یاد رکہئے قومون کا اعمال

تعزیتی جلسے و جلوس علمائے

رسم جلسہ ۔۔۔ مکانات ۔۔۔ للصلوات ۔۔۔ پنجگانہ ۔۔۔ تجہیز ۔۔۔ اختتام ۔۔۔ روانہ ۔۔۔ نہ ۔۔۔ کانپور ۔۔۔ مولوی ۔۔۔ مسجد ۔۔۔ مولوی ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ جلسہ ۔۔۔ صدارت ۔۔۔ مولانا ۔۔۔ مرحوم ۔۔۔ تقریر ۔۔۔ مولانا ۔۔۔ مولوی ۔۔۔ صاحب

نصیب ہوتی ہی۔ گو آپ ہندوستانکی ناک بلکہ تاجگاہ ہین۔ مگر اب تو آپ لوگون کو ہم سے تعلق ہی۔ آجکل کے حساب سے دہلی اگر پنجاب نہین تو ملحق پنجاب تو ضرور ہے۔ مین اہالی لاہور سے درخواست کرتا ہون کہ آیندہ سال ندوۃ کا جلسہ لاہور مین ہو۔ مگر دہلی پنجاب کا دروازہ ہو تو دہلی کو چھوڑ کر لاہور مین ندوۃ کا آنا دہلی کیلئے کسر شان ہی۔ پس آپ صاحبان اپنی معمولی دریا دلی سے کام لیکر ابھی سے شائع کر دین کہ آیندہ اجلاس دہلی مین ہوگا۔ کرزن گزٹ سی قوی امید ہے کہ وہ میری اس تحریک کی بڑے زور سی تائید کرین گے۔

ابو الوفاء ثناء اللہ (مصنف تفسیر ثنائی) از امرت سر ٭

مدرسہ اسلامیہ دہلی ضلع بہاولپور کی

یون تو تمام مسلمانون کی نسبت بہت مجموعی کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانون کی روز افزون تنزل کا سلسلہ غیر محدود ہو چلا ہے۔ لیکن بہ حیثیت انفرادی ہمارے قصبہ کو اس صفت مین سب سے زیادہ حصہ ملا ہے۔

روئے زمین پر کثرت سے ایسے مسلمان ہونگے جو زمانہ کی ضرورت سے ناواقف بیفید تعلیم کی قدر و قیمت سے بے خبر ہون بلکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ بہت سے مسلمانون کے ذہن مین انقلابات زمانہ سے بے خبر ہونیکے باعث یہ بھی نہ گذرتا ہوگا کہ مسلمان ذلت و تباہی کی حالت مین ہین۔ مگر ہمارے ہموطنون کو اس بارہ مین سب پر فوقیت ہی۔

ہمارے ہموطنون نے نہ کبھی زمانہ کی نیرنگیون کو محسوس کیا نہ زمانہ کی رفتار کیموافق اپنی حالت مین تبدیلی پیدا کی جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ آج افلاس و ادبار نے ہر طرف سے گھیر لیا جس سے نجات پانا محال نہین تو مشکل ضرور ہی۔

تنزل اور پستی کے اسباب روز بروز بڑھتے جاتے ہین۔ ترقی و بہبودی کے آثار دن بدن مٹتے دکھائی دیتے ہین۔ علم و اخلاق کی شعاعون پر جہالت کی خوفناک تاریکی غالب آچکی ہی۔ تہذیب و شائستگی کی روشنی مفقود ہو گئی ہے۔ اس شرمناک حالت کا اصل سبب صرف یہ ہے کہ نہ کسی بیفید تعلیم کا سلسلہ پورے طور سے آجتک قائم ہوا نہ کسی کو تعلیم کی طرف دلی توجہ ہوئی۔ موجودہ زمانہ کی اعتبار سے کوئی قوم اوس وقت تک ترقی نہین ہو سکتی جب تک اوسکی کل ارکان تعلیم یافتہ نہ ہون۔ اسلئے ہر طبقہ کے مسلمانون مین تعلیم پھیلانے کی ضرورت ہی لیکن افسوس کہ امراء بالکل تعلیم سے غافل ہین اور غریب مسلمان مصارف تعلیم برداشت نہ کر سکنے کے سبب تعلیم سے محروم رہے جاتے ہین۔ اس آخر الذکر طبقہ مین تعلیم پھیلانے کی کوشش کرنیسے شاید پہلے طبقہ مین بھی جوش پیدا ہو جاوے اور خواب غفلت سے چونک پڑین اور تعلیم کیطرف متوجہ ہو جاوین۔

اسی ضرورت کو پورا کرنیکے لیے شروع مئی سنہ ۱۹۰۹ء سے اس تعلیم گاہ کی بنا ڈالی گئی۔ اور پہلی ہی تحریک کے ساتھ علی کارروائی شروع کر دیگئی۔ مگر چونکہ فوراً ہی اتنا بڑا سرمایہ کیونکر مہیا ہو سکتا تھا کہ اوس مدرسہ کا افتتاح اسکی اغراض کے پیمانہ پر کیا جاتا۔ اسلئے ابھی صرف تعلیم قرآن کا درجہ کھولا گیا ہے اور اسکے ساتھ ہی کوئی بیفید ترجمہ بھی پڑھایا جاویگا جو ابھی تجویز نہین ہو سکا۔ تحریک کے ساتھ ہی علی کارروائی محض اسلئے شروع کر دیگئی کہ گو مسلمانونکی بیشتر بالکل سرد ہو گئی ہین تاہم کوئی کام کرتے دیکھکر کچھ نہ کچھ چونک پڑتے ہین۔ اور تھوڑا بہت جوش نہین پیدا ہو جاتا ہی اور ذرا ظہور ہمدردی کر ہی گزرتے ہین۔

اس موقعہ پر ہم یہ ظاہر کر دینا بھی مناسب سمجھتے ہین کہ اس مدرسہ کی زندگی اور ترقی ہمیشہ چندہ ہی سے وابستہ رہیگی بلکہ جسطرح اس ابتدائی درجہ کے مصارف کیلئے ایک مستقل ذریعہ قایم کر لیا گیا ہے اسیطرح انشاء اللہ آیندہ مصارف کیلئے بھی کوئی ایسا سلسلہ قایم کر لیا جاویگا۔ جو اسکی تمام ضروریات کیلئے کفایت کر سکے لیکن اکثر تبہ

سلمانون سے امداد کے بغیر یہ سلسلہ قایم نہین ہو سکتا اسلیئے تمام بہی خواہان قوم اور معاونان اسلام کیخدمت مین التجا ہے کہ ایکمرتبہ کچھ اپنی کمائی سے حصہ اس مدرسہ مین دیدین۔

ہم امید کرتے ہین کہ اگر بہی خواہان اسلام اس اسلامی درسگاہ کی امداد کرین گے تو یہ مدرسہ ایک نہ ایک دن بیفید تعلیم کا سرچشمہ ہو جاویگا۔ اس وقت ہم اپنے قصبہ کے ایک معزز رئیس جناب چوہدری افضال الرحمن صاحب کی اوس ہمدردی کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتے جو صاحب موصوف نے اس مدرسہ کے ساتھ کی۔ جناب موصوف نے جس عالی ہمتی سے اس مدرسہ کی امداد کی ہی اوسکے اظہار کیلئے ہمکو الفاظ نہین ملتے۔ گویا آپکے ہی آغوش فیاضی مین یہ مدرسہ سات مہینہ کی عمر کو پہونچا۔ اے خدا تو ہماری مدد کر اور ہماری قوم کو اس تعلیم گاہ کی امداد کیطرف متوجہ کر دے ٭ (خادم قوم رونق علی رودولوی ٭)

اسلام اور مسیحی فاضل

جناب مخدوم ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم جب سے اسلام کی اشاعت اور عالمگیر و حیرت انگیز ترقی شروع ہوئی ہے مسیحی مخالفون نے اسکی مخالفت کا کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔ اسی مخالفت کی دھن مین انہون نے بہت سی مبسوط اور مطول کتابین انگریزی۔ فرانسیسی اور جرمنی زبان مین لکھ ڈالین۔ لیکن چونکہ اسلام عقل مذہبی خیال۔ علمی دنیا مین بھی ایک دلچسپ اور پر مذاق مضمون ہی۔ لہذا بہت سے مسیحی فاضلون نے باوجود مخالفت اسلام کی عالمگیر تاثیر اور اوسکے محاسن کا جا بجا اعتراف کیا ہے۔ مین اسجگہ چند فاضلون کی منتظیر رایون کا خلاصہ اقتباس کر کے ہدیۂ ناظرین کرتا ہون۔

واضح ہو کہ یہ اون فاضلون کی رائین ہین کہ جو دین عیسوی کے پکے معتقد اور معاون سمجھے گئے ہین ورنہ کئی ایک یوروپ اور امریکہ کے ایسے بھی ہین جنہون نے اسلام کو دنیا کے لیے چشمۂ رحمت اور گلدستہ شفقت سمجھے دل سے تسلیم کیا ہے اور کل مروجہ مذاہب عالم سے اسکو افضل مانا ہی۔ اونکی خیالات کا اسجگہ ذکر نہین۔ یہ ذکر صرف انکا ہے جنہون نے مخالفت کی خیال سے کتابین لکھنی شروع کین لیکن انکے ضمیر نے انہین اس امر پر مجبور کیا کہ اسلام کی خوبیون کو مانین۔ باوجودیکہ سلطنت ٹرکی یا دیگر ممالک اسلامیہ کیطرف سے کوئی اسلامی مشنری یا واعظ ممالک یوروپ اور امریکہ مین نہین گیا جس سے سمجھا جاوے کہ یہ اوسکا نتیجہ ہی۔ ناظرین درصل مخالفین نے قرآن مجید کی نسبت جو کچھ عمدہ رائے ظاہر کی ہی وہ صرف قرآن مجید اور اسلام کی ذاتی خوبی اور روحانی تاثیر کا نتیجہ ہے اور اسی لیئے وہ اسلام کی فضیلت کا ثبوت ہی جسکی نظیر ہمین دیگر مذاہب مین نہین ملتی۔

سر ولیم میور اپنی کتاب سیرت محمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۷۵ء مین قرآن شریف کی حفاظت اور قدامت کی نسبت یون لکھتے ہین:۔ (مگر محمدؐ کی حیات مین قرآن کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون ہی پر منحصر نہ تھی۔ بلکہ وحی الٰہی تمام مسلمانون کا نبی تھا۔ ہر ایک جماعت مین قرآن پڑھنا ضروری تھا اور خلوت مین اسکی تلاوت اور ذکر باعث ثواب عظیم تھا۔ یہ مضمون تمام روایات قدیم مین متواتر پایا جاتا ہی۔ اور خود قرآن سے بھی پایا جاتا ہی۔ اسی کے مطابق ہر مسلمان اسکو کم و بیش حفظ کرتا تھا۔ اور مسلمانونکی قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قرآن پڑھ سکتا تھا اتنی ہی اسکی قدر و منزلت ہوتی تھی۔ اور عزت کی رسم سے اسکی زیادہ تائید ہوئی یوروپ اور امریکہ مین نہین گیا۔ جس سے سمجھا جاوے کہ یہ اوسکا نتیجہ ہی۔ ناظرین درصل مخالفین نے قرآن مجید کی نسبت جو کچھ عمدہ رائے ظاہر کی ہی وہ صرف قرآن مجید اور اسلام کی ذاتی خوبی اور روحانی تاثیر کا نتیجہ ہے اور اسی لیئے وہ اسلام کی فضیلت کا ثبوت ہی جسکی نظیر ہمین دیگر مذاہب مین نہین ملتی۔

سر ولیم میور اپنی کتاب سیرت محمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۷۵ء مین قرآن شریف کی حفاظت اور قدامت کی نسبت یون لکھتے ہین:۔ (مگر محمدؐ کی حیات مین قرآن کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون ہی پر منحصر نہ تھی۔ بلکہ وحی الٰہی تمام مسلمانون کا نبی تھا۔ ہر ایک جماعت مین قرآن پڑھنا ضروری تھا اور خلوت مین اسکی تلاوت اور ذکر باعث ثواب عظیم تھا۔ یہ مضمون تمام روایات قدیم مین متواتر پایا جاتا ہی۔ اور خود قرآن سے بھی پایا جاتا ہی۔ اسی کے مطابق ہر مسلمان اسکو کم و بیش حفظ کرتا تھا۔ اور مسلمانونکی قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قرآن پڑھ سکتا تھا اتنی ہی اسکی قدر و منزلت ہوتی تھی۔ اور عزت کی رسم سے اسکی زیادہ تائید ہوئی وہ لوگ نظم کے بڑے شایق تھے۔ چونکہ انکو پاس کتابت کا سامان کافی نہ تھا کہ خطبون کو لکھ رکھتے اس لیئے وہ لوگ اسکو عادی تھے کہ اشعار و خطبات کو ذہن کی لوح دل پر منقش کر رکھتے تھے۔ قوت حافظہ انکی کمال درجہ کی تھی اور

مسٹر ای ایس فیپس سکنہ پوٹیوارک کہتے ہین کہ مینے چیمبرلین کی قولنج۔ ہیضہ اور اسہال کی دوائی استعمال کی Chamberlain Colic Cholera & Diarrhoea Remedy اور اسے بڑی مفید دوا پاتا ہون اس نے مجھے ..... سے صحت دی ہے۔ مین اسکی تعریف نہین کر سکتا۔ جو لوگ اس دوا کو استعمال کرتے ہین۔ اگر وہ اسکی تعریف نہ کرین تو ہی انکی رائے اسکی نسبت اچھی ہوتی ہی جس قدر جلدی سخت سے سخت مریضون کو اس سے صحت ہو جاتی ہی اسکے باعث یہ ہر جگہ محبوب ہی ٭

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے۔

کسی تکلیف دہ گٹھیہ کو دور کرنے کے لیئے۔ پہلے گٹھیہ کو نرم کرنے کے لیئے گرم پانی مین تر کر دیر جہانتک ہو سکے اوسے چھیلکر اتار دو۔ مگر خون نہ نکلے اور پھر چیمبرلین کی پین بام Chamberlain's Pain Balm دن مین دو دفعہ لگایا کرو اور ہر دفعہ لگانے کے بعد پانچ منٹ تک خوب زور سے ملو۔ جوتی کی رگڑ سے بچانے کے لیئے کچھ دن گٹھیہ پر کارن پلاسٹر لگائے رکھنا چاہیئے۔ موچ۔ چوٹ۔ لنگڑا پن اور وجع مفاصل کیلئے عام مرہم کے طور پر پین بام بنظیر ہے ٭

وہ قرآن کی نسبت بکمال سرگرمی کام مین لاتی تہے۔ انکا حافظہ ایسا مضبوط اور انکی محبت ایسی قوی تھی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب (محمدؐ) پیغمبر کی حیات مین بڑی صحت کیساتھ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے"

(۲) پھر یہی صاحب اسی باب مین لکھتے ہین "عرب کا حافظہ کیسا ہی دیرپا کیون نہ ہوتا ہم ان تحریرون کو جو صرف یادہی سے لکھی جاتی تہین۔ ہم نے اعتبار سمجھ لیتے۔ لیکن اس امر کے باور کرنے کیوجہ معقول ہے کہ بہت سی معتبر نقلین جن مین کل قرآن شامل تہا یا جو تقریباً کل پر محتوی تہین مسلمانون نے پیغمبر کی حیات مین لکھ لی تہین۔ جب کہ ان لوگون کو لکھنے کی استعداد حاصل تہی تو صحیح نتیجہ نکلتا ہے کہ جو چیز ایسی حفاظت شدید سے یاد کی جاتی تہی وہ بطریق بکمال احتیاط لکھی بھی جاتی ہوگی (۳) اور پھر اسی مقام پر متصلاً لکھا ہی یہ ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تہا تو (محمدؐ) کی عادت تہی کہ اپنے اصحاب مین سے کسی ایک یا دو کو انکے پاس بھیجدیتے تہے تاکہ اونکو قرآن اور ضروریات دین سکہلاوین۔ اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ مذہبی امور کی تعلیم کیلئے تحریرین لیجایا کرتے تہے۔ پس لاجرم یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ لوگ قرآن مجید کی ضروری سورتین بہی ہمراہ لیجایا کرتے ہونگے۔ بالتخصیص وہ اجزاء قرآن جن پر مذہبی رسوم موقوف تہین اور جو نماز مین اکثر پڑہی جاتی تہین۔ علاوہ ان تصریحات کے جو خود قرآن مین اسکی مکتوب ہونے پر پائی جاتی ہین۔ ایک صحیح روایت مین جس مین (عمرؓ) کے مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہے۔ قرآن کی تیسوین سورۃ کی نقل کا تذکرہ ہے جو عمرؓ کے گہر مین جو اونکی ذاتی مصرف کیلئے تہی۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جو ہجرت سے ۳ یا ۴ برس پیشتر گذرا تو اگر اسقدر قدیم زمانہ مین قرآن کی نقلین لکھی جاتی تہین۔ اور عام تہین درانحالیکہ مسلمان قلیل التعداد اور مظلوم تھے۔ تو یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ جب پیغمبر کو قوت ہوئی اور یہ کتاب ملک عرب کیلئے شریعت قرار پائی تو اسوقت قرآن کے نسخے کثرت سے بڑہ گئے ہونگے"۔ پھر سر ولیم میور صاحب جلد اول صفحہ ۲ مین یون ارقام فرماتے ہین "نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے مین کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا صحیح اور بلا تبدیل محمدؐ ہی کا کہا ہوا ہے"۔ اور اسکی نتیجہ مین جیسا کہ وان ہیمر نے کہا ہے یہ کہتے ہین کہ "قرآن کو ہم یقین ایسا ہی محمدؐ کا کلام سمجھتے ہین۔ جیسا کہ مسلمان اسکو کلام الٰہی سمجھتے ہین"۔ اسی کی تائید مین مشہور مؤرخ اڈورڈ گبن اپنی بے نظیر کتاب تاریخ رومۃ الکبریٰ جلد ۵ باب ۵۰ مین لکھتا ہے۔ قرآن کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا سا خاصہ یگانگت اور عدم قابلیت تحریف کا متن ثابت ہوتا ہے۔ مشہور جرمن فلاسفر گٹا ایک جگہ لکھتا ہے کہ جب کبہی ہم قرآن کا مطالعہ کرتے ہین تو وہ اپنے دلآویز فقرون سے ہمکو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے بغیر ہمکو اسکی تابع ہونا پڑتا ہے"۔ (باقی آئندہ) (غلام نبی امرتسری)

صغر سنی کی شادی

تفتیشات سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان کے دیہاتی علاقون مین بہت سی شادیان نسبتاً چہوٹی عمر مین ہوجاتی ہین۔ اگرچہ ہندوستانیون کی شادیون سے تو پہر بہی بڑی عمر مین ہوتی ہین۔ چونکہ پیشہ کے متعلق انہین کچھ فکر نہین ہوتی اور سادی زندگی پر وہ صابر ہوتے ہین اسلیئے دیہاتی زناشوئی کی ذمہ داریان برداشت کرنے مین پس وپیش نہین کرتے۔ مگر آبرکیڈیا مین کتخدائی بلا تکلیف و درد کے نہین ہوتی۔

پچہلے دنون ایک جوان عورت نے فرنڈیرک رائیٹ سے جو نمبر ۱۰۵ ایل ہل کاٹن متصل نارمچ مین رہتا ہے شادی کی۔ شادی کے تہوڑے دنون بعد مسز رائیٹ سخت کمزوری کی علامات ظاہر کین۔ ایک نارمچ رپورٹر سے جو اس سے ملنے گیا عورت مذکور نے یہ پر درد کہانی سنائی۔ پہلے بچہ کے پیدا ہونیکے تہوڑی دیر بعد وہ بیمار ہوگئی۔ عورت نے کہا کہ بارہ ماہ گذرے ہین کہ پچہلے ستمبر مین علامات مرض نے مجہے زیادہ تکلیف دینا شروع کیا۔ مین اسقدر پژمردہ تھی کہ ہر امر مجہے بوجہ معلوم ہوتا۔ مجہ مین کوئی کام کرنے کی طاقت نہ تہی۔ اکثر وقت مین بستر پر پڑی رہتی۔ اور اکثر اوقات اٹھتی ہی مجہے غش آجاتا۔ دوسرے بچہ کی پیدائش سے دو ماہ پیشتر میری بری حالت تہی۔ کیونکہ مین کچہ کہا نہ سکتی تہی۔ اور اسی لیئے ڈاکٹر کو خطرہ تہا کہ مین مشکل بچونگی خوش قسمتی سے مین اس امتحان سے بچ نکلی۔ لیکن پژمردگی پہر عود کر آئی۔ اور پچھلے اگست کے ختم تک جاری رہی۔ اندرون مینے اخبارون مین ایک دوائی کی نسبت پڑہا جسنے میری ایسی بہت سی حالتون مین فایدہ دیا تہا۔ اور مین امید کرتی ہون کہ آپ مشہور کر دین گے کہ یہ دوا ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز فار پیل پیپل تہی۔ مینے ان گولیون کا ایک بکس خریدا اور پہلی ہی خوراک کے بعد مجہے فایدہ معلوم ہوا۔ کمر کا درد مجہے سخت تکلیف دیتا تہا۔ پہلے بکس کے ختم ہونیسے پہلے اس درد مین بہت کمی ہوگئی۔ مین خواہان ہون کہ میرا یہ بیان شایع کیا جائے کیونکہ مجہے ذرا بہی شک نہین ہے کہ اسی دوائی سے مجہے ایسی اچہی صحت نصیب ہوئی۔

نوعمر ماؤن کو بالخصوص اس کمزور کن بوجھ سے ڈرنا جسکا انکے کمزور جسمون کو بالخصوص گرم ملکون مین مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ بہت سی خندہ رو خوش لڑکیان بیمار اور اداس بیویان اور مائین بنتی ہین اور اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنی صحت کا خیال نہین رکہتین۔ بطور ایک مقوی دوا کے ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز فار پیل پیپل ہر عمر کی عورتون بالخصوص ۲۰ سال سے کم عمر کی لڑکیون اور ۴۵ سالہ مائون بیلئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی ہین۔ اس سے بڑہکر محفوظ و بیش قیمت اور کوئی مقوی دوا نہین ہے ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز سے تمام امراض رفع ہوجاتے ہین۔ جو ضعف اعصاب اور کثرت محنت سے یا گرم ملکون مین رہنے سے پیدا ہوئے ہون۔ مثلاً گلبر کی شکایات اور ملیریا اور دیگر بخارات کے بعد کا ضعف۔ خدد۔ لوکوموٹر اٹیکسی (آخر الذکر کو تو عام ادویہ سے کبہی صحت ہی نہین ہوتی) عرق النساء۔ رعشہ۔ امراض نخاع۔ سر درد عصبی امراض قلب اور وہ امراض جو خون کی کمی اور کمزوری سے پیدا ہوتی ہین۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ وجع مفاصل بدہضمی۔ دم پہولنا۔ اخفاق الرحم۔ زنانہ امراض۔ چہرے کی زردی اور دبلا پن۔ یہ گولیان بکسون مین جو دو انچہ لمبے اور ایک پنسل کے برابر گول ہوتی ہین۔ اور انپر باہر کو گلابی کاغذ لگا ہوتا ہے جس پر سرخ الفاظ مین پورا نام (سات الفاظ) "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فار پیل پیپل" لکہا ہوتا ہے۔ عام رفتی ڈبیہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہین۔ ہندوستان۔ برہما اور لنکا کے بازارون مین تمام دوا فروشون سے مل سکتی ہین۔

ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ دمودر رتنسی ۲۷ کالبادیوی روڈ بمبئی ۸۰ کینگ سٹریٹ کلکتہ مین۔ انکی بجائے اور دواخواہ کھلی یا بند بکتی ہوئی بالکل نکلی ہے

دولت عثمانیہ کے نامور علمی سالونکی نمونے پر ایک ماہوار رسالہ علیگڈہ۔ سے شایع ہوتا ہے جس کا نام **معارف** ہے اس رسالہ مین علمی فلسفی اخلاقی مذہبی ملکی تمدنی تاریخی اور لٹریری غرضیکہ ہر قسم کے عمدہ اور پاکیزہ مضامین درج کیے جاتی ہین۔ ان مضامین کے علاوہ مشاہیر اسلام کی دلچسپ سوانح عمریان اور مغربی اور مشرقی طرز کی دلکش نظمین بہی شایع ہوتی ہین۔ جولائی ۱۹۰۷ء سے اس رسالہ کے ساتھ ایک عجیب اور دلفریب ناول بہی نکلنا شروع ہوا ہے جس کا نام بہشت شداد ہے اور جو ایک ترک ناولسٹ (سلیمان نجکری) کی جادو نگاری کا نمونہ ہے۔ اس رسالہ کے مضامین اکثر ہندوستان کے اون نامور انشاپردازون اور مصنفون کے قلم سے نکلتے ہین جنکی طرز تحریر کا لوہا تمام ہندوستان مان چکا ہے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے روشن خیال بزرگون نے اس رسالہ کو قومی لٹریچر اور قومی معلومات کا بینظیر مخزن تسلیم کر لیا ہے۔ اگر آپ نمونہ دیکہنا چاہین تو سارے پانچ آنہ کے ٹکٹ خط مین رکہکر بہیجدیجئے ورنہ چار روپیہ سالانہ قیمت ارسال کیجئے۔ یا ولیو پی ایبل کی اجازت دیجئے۔ اس رسالہ کے ملنے کا پتہ یہ ہے "مولوی وحید الدین سلیم۔ دفتر معارف علیگڈہ" جو صاحب اس قومی رسالہ کے خریدار بڑہائین انکو دس رسالون کی نقد قیمت بہجوانے پر ایک رسالہ کی قیمت بطور کمیشن کے دیجاتی ہے قیمت سالانہ اس رسالہ کی کسی حال مین اور کسی شخص کیلئے کم نہین ہوسکتی۔ اور ہمیشہ پیشگی وصول کیجاتی ہے۔ علاوہ اون مضمون نگارون کے جن کے مضامین ہمیشہ اوس مین درج ہوتے ہین۔ اگر دیگر اشخاص کوئی عمدہ اور اعلیٰ مضمون اس رسالہ کیلئے لکہین تو بشرط انتخاب انکی خدمت مین (ایک اشرفی) بطور انعام کے پیش کیجائیگی۔

اخبار ایجنسی۔ تجارت کی گرم بازاری اور اخبارات کی روز افزون ترقی پر خیال کرکے ایک کارخانہ مندرجہ عنوان نام سے شہر سہارن پور مین جاری کیا گیا ہے جس کا کام اشتہارات کو تقسیم کرانا اور اخبارات کو فروخت کرنا۔ جنرل ایجنسی کی خدمات انجام دینا قرار دیا گیا ہے شرح اجرت و کمیشن بہت ہی کم بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے۔ جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے ورنہ بیرنگ جواب دیا جائیگا۔ **المشتہر** منیجر اخبار ایجنسی سہارن پور۔

پٹنہ مین ندوۃ العلماء کا ساتوان اجلاس

اجلاس ندوۃ العلماء کی روئداد جو وکیل کے خاص نامہ نگار نے بھیجی ہے بوجہ عدم گنجائش ملخصاً درج ذیل کیجاتی ہے۔

۳۰ و ۳۱ نومبر جلسہ کی تاریخین تہین۔ باہر کے مہمان ایک دو روز پہلے ہی سے آنے شروع ہو گئے تہے سٹیشن پر انکے استقبال کیلئے نہایت معقول انتظام کیا گیا تہا۔ سٹیشن سے باہر نکلنے والی پہاٹک پر ایک سرخ جہنڈا آویزان تہا جس مین نہایت خوبصورتی سے آیہ کریمہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون لکہی ہوئی تہی۔ استقبالی کمیٹی کے ممبر یعنے نومی والنٹیر جو سٹیشن پر ہر ٹرین کیوقت موجود ہوتی تہے نہایت نفیس پوشاکین زیب تن کیئے ترکی ٹوپیان پہنے سینہ پر دائین جانب تمغے ٹانکے ہوئے غیر معمولی چستی اور پھرتی سے سرگرم اہتمام تہے۔ تمغون پر عربی مین یہ الفاظ نمایان تہے خادم ندوۃ العلماء بعض کے صرف ہلال اور ستارہ تہا۔ پہاٹک سے باہر ایک بڑا عالیشان شامیانہ لگا ہوا تہا جس مین بیشمار کرسیان پڑی تہین۔ کئی ایک میز بہی بچہے ہوئے تہے جن پر بسکٹ مٹہائیان چاء وغیرہ سب کچہ مہمانون کی نا شتہ کیلئے موجود تہا۔ ۳۰ نومبر کو نہ بجے صبح کے اجلاس نہایت دھوم دہام سے شروع ہوا جلسہ جناب پیارے صاحب مرحوم کے مکان مین کیا گیا ہے جس کا نقشہ ایسا تہا کہ گویا اسی کارخیر کیلئے پیارے صاحب مرحوم نے اسکی بناء ڈالی تہی۔ آرائش نہایت موزون طریق سے کیگئی تہی ٹکٹ کی پرکیان الگ ڈاک خانہ الگ۔ مہمانون کی فرودگاہین باورچی خانہ غرض سب الگ الگ شامیانے اور چاندنیان ایسی تہین جن کی نظیر زمانہ مین کم ملیگی۔ مکان انجمن حمایت اسلام لاہور کے کالج سے بھی کہین بڑہ چڑہکر وسیع تہا جس مین ہزارہا کرسیان بچہی ہوئی تہین۔ علماء کیلئے ایک اونچا پلیٹ فارم پر تکلف فرش کیا گیا تہا۔ اس کے نیچے ایڈیٹران اخبارات کیلئے میز کرسیان بچہی تہین۔ اس سے نیچے ایک اور درجہ کرسیون پنچون کا عام حاضرین کیلئے تہا۔ ایک گوشہ مین وعظون لیکچراروں کیلئے جگہہ بنائی گئی تہی۔ اہالی پٹنہ کی پرجوش اسلامی محبت اور سرگرمی سے شاہان سلف کی عہد حکومت کا نقشہ کہنچ رہا تہا۔ جہاڑ۔ فانوس اور قمقمون نے رات کو دن بنا رکہا تہا۔ اسبارہ مین زیادہ تشریح فضول ہوگی۔ کیونکہ اس قسم کے تکلفات ہندوستانی شرفاء کا حصہ ہین۔ مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کی حسن سعی اور قومی خدمات خاص شکریہ کی مستحق ہین۔

شرکاء جلسہ کی داخلہ کا اہتمام نہایت معقول تہا۔ مستند علماء کرام کو یہ تو عام اجازت تہی لیکن دیگر اشخاص کے لیئے دو روپیہ کا ٹکٹ مقرر تہا۔ شمولیت اجلاس کے آداب چہپے ہوئے تیار تہے جو صاحب اندر جانے والون کو ایک پرچہ دیدیا جاتا تہا کہ پہلے انہین پڑہ کر ملحوظ رکہین۔ دو ہزار سے زیادہ علماء کرام دور دور سے تشریف لاکر روز افروز جلسہ ہوئے۔ سٹی مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہی وزیٹرون مین شامل تہے۔ پروگرام مطبوعہ کے مطابق کارروائی ہونی لگی سب سے پہلے قاری میران شاہ صاحب کی آیات قرآنی پڑہنی کا نمبر تہا مگر انکی ناسازئ طبع کے باعث جناب قاری محمد سلیمان صاحب پہلواروی نے کلام اللہ شریف کی چند بر محل آیات سے اس مقدس جلسہ کا افتتاح کیا۔ آپ کے بعد قاری عبدالرحمن صاحب نے نہایت خوش الحانی سے رکوع للہ ملک السموات والارض پڑہکر حاضرین کو محظوظ و مسرور فرمایا۔ پہر جناب مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ و صدر انجمن مجلس استقبالیہ نے ایک فصیح و پر تاثیر تقریر مین مہمانان ندوہ کا خیر مقدم ادا کیا اور مسلمانان بہار کیطرف سے انکی تشریف آوری کا اظہار تشکر فرمایا۔ آپنے اثناء تقریر مین اسلام کے بہت سے حقائق و معارف بیان فرمائے۔ آیات قرآنی سے استدلال کرکے سامعین کے دلپر ان بیشمار برکات و احسانات الٰہی کا نقش بٹہایا جو پیرو اسلام ہونیکی بدولت ہمین حاصل ہین۔ آپنے اپنی پرزور تقریر مین اس امر کا بہی اعتراف کیا کہ ہم تمام رعایاء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا حضور ممدوحہ کی عدیم النظیر گورنمنٹ کے بیحد ممنون احسان ہین کہ اس مبارک عہد مین ہمکو ہر طرح کی اور بالخصوص مذہبی آزادی کما حقہا حاصل ہے۔

جناب مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری صدر انجمن مقرر ہوئے تہے مگر اتفاق سے آپکی طبیعت ناساز ہوگئی۔ لہذا آپ کیجانب سے مولوی محمد سلیمان صاحب پہلواروی نے کہڑے ہوکر ایک مختصر مگر نہایت فصاحت اور خوش بیانی سے کی۔ اسکا لب لباب یہ تہا کہ ہمین اپنی فلاح دارین کے لیئے سلف صالحین کا اتباع اشد ضروری ہے۔ اور ایسا ہونا بغیر تعلیم کے ناممکن ہے اسی لیئے ندوۃ نے سب سے پہلے تعلیم کے اہم مسئلہ کو عملی طور پر حل کرنا شروع کیا ہے لیکن آجکل ایک عجیب اختلاف یہ ہے کہ علماء تو بات کرتے وقت ناموس اور اصلاح کی لغت تراشتے ہین۔ اور ہر انگریزی خوان بڑی بڑی انگریزی و کشنریون کے الفاظ تکلم کیلئے فراہم کرنے مین پہر بہی تو کس طرح لیکن الحمد للہ کہ اب صلح ہونے لگی ہے اور ہو رہی ہے ؎ صد الحمد میان من و صلح ستاد و علماء اور انگریزی خوانون مین اس صلح کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہی ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار۔ آپنے فرمایا کہ پہلے مین اسکے خلاف تہا کہ امسال پٹنہ مین ندوہ کا جلسہ ہو لیکن اس جلسہ کی برکت سے بعد المشرقین کے رہنے والے مسلمانون کو یکجا متفق اور عامہ درکش کیسپ کو شیر و شکر ہوتے ہوئے دیکھکر مجہے بیحد مسرت حاصل ہوئی۔ شیخ عبدالقادر صاحب (ایڈیٹر پنجاب آبزرور) وغیرہ بزرگان پنجاب کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس قدر دور دراز فاصلہ پر سے وہ کونسی کشش تہی جو ان صاحبان کو کہینچ لائی؟ وہی اتفاق کی کشش تہی جو اسلام کا سب سے پہلا سبق اور اسکا خاص جوہر ہے ؎

من ندانم خویش را خود میروم از اتفاقے او + ان دو کمند عنبرین مینہند کشان کشان

بعد ازان آپنے مولانا حکیم عبدالمجید صاحب کی مثنوی اور قصیدہ پڑہا جو بشرط گنجائش آئندہ درج ہوگا۔ اسکے بعد مولانا عبدالمجید صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری نے سالگزشتہ کی رپورٹ پڑہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ندوہ نے اس قلیل عرصہ مین معقول ترقی کی ہے۔ دارالعلوم ندوہ جو لکہنؤ مین جاری ہے اسمین انگریزی تعلیم کیضرورت تسلیم کیگئی ہے۔ اور یہی نہین۔ بلکہ اس کے لیئے نصاب مین گنجائش بہی رکہی گئی ہے اور یہ امر بلحاظ ضروریات زمانہ کے ندوہ اور اسکے دارالعلوم کے حق مین ایک فیصلہ ہے نیز مسلمانون کیلئے دینی و دنیوی دونون قسم کی برکات کا مژدہ۔

بعد ازان مولانا مولوی حبیب الرحمن صاحب نے مینار و میس پیکین پور ضلع علیگڈہ کی ایک دلچسپ مضمون "ندوہ کیضرورت" پر پڑہا جس مین نہایت خوش اسلوبی سے یہ ثابت کیا گیا تہا کہ ندوہ جیسے مہتم بالشان انسٹی ٹیوشن کی اسوقت ہماری قوم کو فی الواقع اشد ضرورت تہی۔ آپ کی شیرین کلامی سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ مکان جلسہ مین گو ہزارہا آدمی موجود تہے لیکن انپر آپ کی تقریر کا ایسا اثر چہایا کہ سب بشکل تصویر چپ چاپ تہے سناٹے کا عالم طاری تہا۔ آپکے چبے تلے الفاظ جو آب زر سے لکہنے کے قابل تہے سننے والون کے دلنشین گہر کرتے جاتے تہے۔

بعد ازان مولانا نظام الدین صاحب نے ایک مختصر مگر مناسب حال اور مفید تقریر کی طلباء دارالعلوم کا امتحان لیا گیا۔ مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے ایک ادق سوال ریاضی کا پوچہا۔ مگر آفرین ہے ان متعلمون اور اور انکے معلمون کو کہ اسکا صحیح صحیح جواب نہایت پھرتی سے دیا۔ ہر چار طرف سے مرحبا تحسین بلند ہوئی پہر ایک اردو عبارت عربی مین ترجمہ کرنیکے لیئے دیگئی۔ اسمین بہی طلباء بہت اچہے نکلے اسکے بعد مولوی محمد سلیمان صاحب کے صاحبزادہ سمی حسن علی نے جنکا سن ابہی گیارہ بارہ سال کے اندر اندر ہے وعظ کہا۔ اس معصوم کی سوز بیانی سیرت پسندیدگی متانت طرز تقریر اور علمیت وغیرہ پر سامعین نقش حیرت بنے ہوئے تہے۔ پہر طلباء مدرسہ نے بڑی خوش الحانی سے قرآن پڑہا۔ اور بارہ بجے دوپہر کے جلسہ برخاست ہوگیا۔

تیسرے پہر بعد نماز عصر شہر کی جامع مسجد مین ایک عظیم جلسہ عام منعقد ہوا جس مین نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو اور عیسائی تک شریک تہے۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار کے قریب ہوگی۔ یہ مسجد دریائے گنگا کے کنارے ایک بلند مقام پر بنی ہوئی ہے۔ سامنے ایک وسیع سبزہ زار ہے لوگونکی جمع ہوتے ہوتے شام پڑ گئی سورج غروب ہوگیا اور چراغ جلگئے۔ نماز مغرب کے بعد اس مقام کا نظارہ عجیب دلکش اور دلفریب تہا۔ دریائے گنگا مین بیشمار کشتیان ادہر سے ادہر آجارہی تہین۔ گہنبوٹ الگ اپنی آمد و رفت مین سرگرم تہا۔ الغرض یہ ایک ایسا سہانا سماں تہا کہ بہت کم آنکہون نے کبہی پہلے دیکہا ہوگا۔ مولوی صاحبان نے اس جلسہ مین نہایت فصیح و بلیغ تقریرین کین۔ زوردار اور پر اثر وعظ کہے۔ دعائین اور رضا جائین ٹپہین۔ وقت مقررہ اگرچہ صرف نہ بجے تک تہا لیکن حاضرین کے فرط اشتیاق کیوجہ سے دس گیارہ بجے رات تک جلسہ برخاست نہ ہوا۔

متفرق خبریں

طاعون کا ایک کیس مقام برمین واقع جرمنی میں پایا گیا ہے وہاں دو بار جنبائی سے پہنچی ہے

لنڈن سے ۷ نومبر کی تار خبر مظہر ہے کہ سر جارج الن پر وپرائیٹر پائونیر قضا کر گئے۔

روس کا نیم سرکاری اخبار نووی ریمیا کہتا ہے کہ چین کی موجودہ حالت سے بخوبی پتہ لگتا ہے تبت کا مشاہدہ روس سے سازباز کرنیکا ہے اور وسط ایشیا والوں کیلئے روس کا برتاؤ جیسا کچھ مشہور ہے اوسے ملحوظ رکھکر کچھ عجب نہیں جو تمام شمالی و مغربی چین زار کی ہی دست شفقت تلے امن و آرام کا استلاشی ہو +

سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ڈیوک آف یارک مع بیگم صاحبہ کے۔ انگلینڈ سے روانہ ہو کر اپریل کے تیسرے ہفتہ میں بمقام سڈنی (واقع آسٹریلیا) پہونچیں گے اور چار ماہ سے زیادہ دورہ میں رہیں گے +

روم (دارالخلافہ اٹلی) سے جو تار خبریں آئیں انمیں (Adua Adoba) دارالخلافہ ابی سینیا سے ایک چٹھی پہونچنے کا ذکر ہے۔ اس چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ مینلیک ایک بڑی فوجی مہم کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ اس مہم کا مدعا کیا ہے۔

خاص حضور ملکہ معظمہ کے دست مبارک کا بُنا اور کاڑھا ہوا دوپٹہ جو حضور ممدوحہ نے اپنی فوج موسومہ "دلیسٹ سروجمنٹ" کے سب سے اعلےٰ سپاہی فیرٹ نامی کو عطا فرمایا تھا۔ اب اس بہادر نے جنوبی افریقہ سے اپنی بیوی کیلئے گھر کو بھیجا ہے۔ اس بے نظیر شہنشاہی عطیہ کا مالک ہونے پر مسز فیرٹ کو بڑا فخر و ناز ہے اور حقیقت میں اس کا یہ فخر بے بجا اور زیبا ہے۔ یہ دوپٹہ خاکی رنگ کی اون کا نہایت خوبصورت بُنا ہوا ہے۔ طول میں گز بھر عرض میں نو انچ ہوگا۔ آنچلوں پر گہری گہری جھالر لگی ہوئی ہے۔ اور حروف وی۔ آر۔ آئی جو اسپر سفید ریشم سے کاڑھے گئے ہیں نہایت نمایاں ہیں +

مسٹر ٹیبونز نے گنگ سٹریٹ میں پہلے ہنگل کو دنیا کے مختلف حصوں کی بہت سی عجائبات فروخت کیں ان میں جو چیز سب سے زیادہ لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہوئی سابق پریزیڈنٹ کروگر کی ریشمی ٹوپی تھی جو مسٹر کروگر نے کئی سال پہنی ہے اور جب وہ ضلع رسٹنبرگ میں اپنی کھیت پر ہوا کرتا تھا ان دنوں یہی پہنی گئی تھی۔ اس کے خریداروں نے بڑے شوق سے ایکدوسری کا مقابلہ کیا۔ چنانچہ پانچ پونڈ سے شروع ہو کر لوٹی ۲۵ پونڈ تک پہونچی۔ مسٹر کروگر کا پائپ اور اسکا دستخطی ایک سارٹیفکیٹ ۸½ گنی کو بکے +

والینٹروں کا خیر مقدم سٹی امپیریل والینٹروں کے جنگ ٹرنسوال سے لندن میں واپس آنے پر گزشتہ دوشنبہ کو لندن میں ایک نادر الوقوع کیفیت تھی۔ تمام لندن اور گردونواح کے لاکھوں آدمی انکے استقبال کو بازاروں میں جمع تھے ایسی بھیڑ کبھی کسی جگہ نہ ہوئی ہوگی۔ والینٹروں نے جلوس کے ساتھ بازاروں میں گشت کیا۔ عوام نے ایسا جوش و خروش ظاہر کیا کہ دیوانگی کا عالم تھا۔ چیرز کے شور و غل کے سوا کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ جم غفیر کی دھکم دھکا اور بیشمار خلقت کے ہجوم کو فرو کرنے میں کھنا محال تھا۔ اس لئے سخت بے انتظامی اور ابتری واقع ہوئی والینٹروں کی صفیں ٹوٹ ٹوٹ جاتی تھیں آدمی پر آدمی گرتے تھے۔ ۴ آدمی کچلکر مر گئے اور ۹۳۸ پاؤں کے تلے روندی جا کر زخمی ہوئے مگر آخری خبر اور بھی وحشت انگیز ہے کہ کل ۱۸۰۰ آدمی بحروح ہوئے محض اس حادثہ کی نوعیت سے ناظرین بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ بدمعاشوں نے عورتوں کی بھی بے عزتی کی باوجود پولیس کی ہزار کوشش کے چلنے کو راستہ نہ ملتا تھا۔ اس لئے مارچ شام کی تاریکی کے بعد ختم ہوا۔ اخبارات اسپر بہت شاکی ہیں اور زور دیتے ہیں کہ لارڈ ربرٹس اور کولونیل فوجکی آمد پر بھی یہ بدانتظامی نہ ہونے پائی ابھی سے معقول انتظام کی تجویزیں سوچ رکھنی چاہئیں۔ اتفاق سے جبکہ یہ دھوم دھام اور قومی جوش کا اظہار ہو رہا تھا پرنس کرسچین وکٹر کی وفات حسرت آیات کی خبر آئی مگر خاندان شاہی نے اخباروں سے خاص درخواست کی کہ اختتام جلوس تک خبر کو شایع کرنے سے روک رکھیں۔ مبادا اس قومی جوش مسرت کو ناگہانی صدمہ پہونچے۔

والینٹروں کی اعزاز میں جو جلسہ دعوت منعقد ہوا اس میں لارڈ ولزلی نے حضور ملکہ معظمہ کا پیغام سنایا جس میں ہز میجسٹی نے تحریر فرمایا ہے کہ مابدولت صدقدل سے پبلک کی خوشی میں شریک ہیں اور رجمنٹ کی بہادری کا ہمکو فخر ہے اور ان کے احباب سے ہمدردی ہے جو جنگ میں فوت ہوئے۔ اور آخر میں لکھا ہے کہ ہمکو بھی اس جنگ میں ایک بہادر نواسہ کا داغ مفارقت اٹھانا پڑا۔ لارڈ ولزلی نے آرمی آرڈرز کی ذریعہ والینٹروں کی حب الوطنی اور سپاہیانہ خدمات کا شکریہ ادا کیا اور فوجکی طرف سے انکا خیر مقدم کیا +

کوماسی سے دو کالم ۳۸ روزہ کوچ کے لئے شمال مغرب کی جانب روانہ ہوئے ہیں تاکہ ان سردار دنکی سرکوبی کریں جو وہاں جا کر پناہ گزین ہوئے ہیں۔ کوماسی سے آئی ہوئی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ باقی باغی سردار غالباً جلدی ہی اطاعت قبول کر لینگے اور ہتھیاروں اور گولی بارود کی بڑی بڑی مقداریں حوالہ کیجا رہی ہیں

پیرس کی میونسپل کونسل نے مسٹر کروگر کا سرکاری طور پر استقبال کیا۔

اٹلی میں گورنمنٹ نے کوہ اٹالین الپس پر سلسلہ ٹیلیفون قائم کیا ہے تاکہ روم اور پیرس میں تعلق قائم ہو جائے

برٹش سپاہیوں کیلئے شکار کے حسب ذیل قواعد مقرر کئے گئے ہیں:۔ (۱) کسی وارنٹ آفیسر یا نن کمیشنڈ آفیسر کو بغیر شکار کے پاس کی آلات حرب بغرض شکار لیجانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور پاس ان عہدیداروں اور سولجروں کو ملیگے جن کے پاس نیک چلنی کا کم سے کم ایک بلّہ موجود ہو۔ (۲) کسی وارنٹ آفیسر یا نن کمیشنڈ آفیسر کو پاس نہ ملیگا جب تک سکواڈرن آفیسر یا کمپنی آفیسر یا باٹری آفیسر تصدیق نہ کرے کہ وہ بندوق کے استعمال کرنے میں مشاق ہے (۳) ہر ایک پاس میں شخصوں کی ٹولی کو ملیگا جن میں سے ایک پارٹی کا انچارج رہیگا۔ اور ہر ایک شکار پارٹی کیساتھ ہر ایک حالت میں ایک دیسی آدمی جانا لازمی ہے جو ترجمان کا کام دے سکے۔ (۴) پاس اس شخص کے پاس رہیگا جو پارٹی کا انچارج ہے اور حسب ضرورت جب طلب کیا جائے تو وہ اسکو دکھلائیگا۔ اور جب پارٹی واپس آئے تو پاس کمپنی یا سکواڈرن یا باٹری آفیسر کے حوالہ کرنا ہوگا۔ اور واپس کرتے وقت اس کا فرض ہوگا کہ اگر اتنا غیر حاضری میں کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہو یا دیسی آدمیوں کیساتھ جھگڑا وغیرہ ہوا ہو یا قواعد شکار کی خلاف ورزی ہوئی ہو تو اسکی رپورٹ کرے اور وہ آفیسر فوراً صاحب کمانڈنگ آفیسر کو اطلاع دیگا۔ اور کمانڈنگ آفیسر فوراً رپورٹ کا خلاصہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجیگا اور اگر اس کیساتھ کوئی عرضی یا شکایت پہونچی ہو تو وہ بھی روانہ کریگا۔ (۵) اگر شکار پارٹی کا کوئی ممبر کسی شخص یا جائداد کو ضرر پہونچائے یا دیسی آدمیوں سے جھگڑا کرے تو پارٹی کو فوراً کیمپ یا لائن میں بلا توقف واپس آنا چاہیئے اور اگر ممکن ہو تو کسی قریب ترین پولیس اسٹیشن میں اس واقعہ کی رپورٹ کرتے آئیں۔ (۶) جن لوگوں کا نام پاس میں درج نہ ہو۔ (سوائے ٹٹلیوں کے) انکو شکار پارٹی کیساتھ جانیکی اجازت نہ ہوگی۔ (۷) کیمپ یا لائن کے قریب آکر بندوقیں خالی کر لینی چھوڑی جائیں تمام سلحہ شکار پارٹی کی واپسی کے وقت بغیر بھرے ہوئے ہونے چاہئیں۔ (۸) گھسے جنگل کے علاوہ کسی قسم کی گولی شکار کیلئے استعمال کرنیکی اجازت نہیں ہے اور جنگلات کے علاوہ رات کیوقت بھی گولی چلانا منع ہے۔ (۹) شکار پارٹی کا کوئی ممبر کسی دیسی عورت کو خطاب کرے نہ بات چیت کرے۔ (۱۰) شکار پارٹی کا کوئی ممبر کسی گانوں۔ مکان۔ مندر۔ مسجد یا احاطہ میں داخل نہ ہو اور نہ ان سے ۵۰۰ گز کے اندر بندوق چلائے اگر کبھی گانوں سے سامان خوراک لینے کی ضرورت ہو تو ترجمان کی معرفت خرید کرالیں۔ (۱۱) کھیتوں میں سے گزرنے یا ان پر سے فیر کرنیکی ممانعت ہے (۱۲) کوئی شکاری مذکورہ بالا مقامات میں کسی پرندیا جانور کو نشانہ نہ بنائے۔ (۱۳) مورکا شکار کرنا منع ہے جبتک کہ اسکی خاص اجازت پاس میں نہ لکھی ہو۔ گئوؤں اور بندروں کے نشانہ کرنیکی ممانعت ہے۔ (۱۴) یہ قواعد پارچ کرنے والی اور کیمپ میں رہنے والی اور چھاؤنیوں کی فوجوں کیلئے یکساں حاوی ہیں جب کوئی خلاف ورزی قواعد کی واقع ہو تو صاحب کمانڈنگ آفیسر فوراً تار کے ذریعہ تمام حالات سے جہاتک معلوم ہوں صاحب ایڈجوٹنٹ جنرل کو اطلاع دینگے نیز اسکی نقل جنرل آفیسر کمانڈنگ ڈسٹرکٹ اور ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل کے پاس بھیجیگے اور بعد میں مفصل رپورٹ بذریعہ چٹھی کے حضور کمانڈر انچیف اور گورنمنٹ ہند کے پاس بذریعہ مناسب ارسال کرینگے ہر ایک ایسے مقدمہ کی تحقیقات کمانڈنگ آفیسر فوراً شروع کر دینگے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھی کل حالات سے اطلاع دینگے۔ اگر کوئی وارنٹ یا نن کمیشنڈ آفیسر یا سولجر بغیر پاس کے شکار کرتا پایا جائیگا تو اسکی تحقیقات کورٹ مارشل کے ذریعہ ہوگی۔ قصوروار ثابت ہونے پر جب تک وہ ہندوستان میں رہیگا اس کو شکار کرنیکی اجازت نہ ملیگی۔ اور اگر کسی شکاری سے قواعد شکار کی خلاف ورزی ہو کسی دیسی آدمی یا جائداد کو ضرر پہونچے اور مرتکب کی شناخت نہ ہو سکے تو صاحب لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ کی مرضی سے ۲ سال تک کیلئے اس رجمنٹ یا ڈسٹرکٹ میں شکار کے پاس دیئے جانے بند کر دیئے جائینگے۔ ان قواعد کے متعلق دیہاتیوں کو بھی متنبہ کیا جائیگا اور قاعدے تجویز ہونگے۔ جن کو حکام سول تمام دیہات میں جہاں گوری شکار کو جایا کرتے ہیں سمجھا دینگے تاکہ گانوں والے عذر نہ کر سکیں اور ان پر حملہ نہ کریں۔ زمیندار اور نمبردار اور دیہات کی پولیس آگاہ کئے جائینگے کہ جہانتک ممکن ہو وہ اہل دیہہ اور شکاریوں میں جھگڑا نہ ہونے دیں۔ شکاریوں کیلئے یہ قاعدہ بنایا گیا ہے کہ اگر وہ زیادتی

(رسلطان)

ہندوستانی خبرین

مسٹر مرک گرمشنہ پنجشنبہ کو ٹانک مین جرگہ محسود وزیر سے ملے اور انہین گورنمنٹ کی شرائط سے مطلع کیا۔ جو یہ ہین کہ انکی متواتر شرارتون کے باعث ان سے ایک لاکھ روپیہ جرمانہ وصول کیا جائیگا۔ اگر جلدی ہی اس جرمانہ کی ادائیگی سے انکار کیا (جس کا نصف دو ہفتہ کے اندر اندر ادا کرنا پڑیگا) تو یکم دسمبر کو ناکہ بندی پر زور دیا جائیگا۔ جرگہ کو اس امر سے بھی مطلع کیا گیا کہ جب تم اپنی چال چلن سے گورنمنٹ کو اطمینان دلادوگے تو تمہارے وظائف کی انتظام موجودہ مین ایک مناسب تبدیلی کیجائیگی۔ یعنی منتخب ملکون کی معرفت دینے کی بجائے کل قبیلہ کو مجموعی طور پر وظیفہ دیا جایا کریگا۔ ملکون نے اس اعلان کو چپ چاپ سنا۔ اب ناکہ بندی کی تمام تیاریان ہو رہی ہین اور قبیلہ کو صرف پندرہ روز کی مہلت ملی ہے کہ اسمین اپنی رائے قایم کرین۔ ملکون نے خواہش ظاہر کی کہ ہم گورنمنٹ کی پیش کردہ شرائط کے متعلق اپنے قبیلہ کے لوگون اور ملا پاوندہ سے صلاح مشورہ کرین۔

لیڈی کرزن صاحبہ کو چکاگو سے قحط فنڈ کے متعلق ایک موثر چٹھی موصول ہوئی ہے۔ اس وقت تک شہر مذکور کی سنٹرل کمیٹی کو ۱۶ ہزار روپیہ سے زیادہ وصول ہوا۔ لیکن انگلو امریکن کمیٹی بمبئی کی معرفت اس سے زیادہ رقم ہندوستان پہونچ چکی ہے۔

سر آمنٹی کمڈانل اپنے دورہ مین روڑکی تشریف لیگئے۔ دوشنبہ سہ شنبہ کو تھامسن کالج کا ملاحظہ کیا۔ مختصر اکالج کی ہسٹری بیان کرتے ہوئے ہز آنر نے اسکی کامیابی کا ذکر کیا۔ خصوصاً پچھلے سال کی ترقی کا آپنے فرمایا کہ ۱۸۹۶ء سے اب تک کالج کی جماعتین آٹھ سے پندرہ ہوگئی ہین اور تعداد طلباء ۸۵ سے ۳۲۴۔ پہلے تو یہ ایک معمولی انسٹی ٹیوشن تھی مگر اب سنجیدہ یونیورسٹی پیدا کرلی ہے جیسی کہ تجارتی اصولون پر چلنے والی کارخانی ہوا کرتے ہین۔ آمدنی بڑھکر ۱۲۱۴ روپیہ سے ۱۶۸۴ روپیہ تک پہونچی ہے۔

مسٹر ڈوی چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب لاہور سے پٹیالہ روانہ ہوئے ہین تاکہ انتظام ریاست کا بندوبست کرین۔

نیگلور سے ۹ نومبر کی تار خبر مظہر ہے کہ دورہ حضور والیس اے کا تازہ ترین پروگرام ان حصص مین یہ ہوگا۔ اروڈ سے ورود بنگلور ۳۰ نومبر بوقت ۷ بجے بروز ۴ منٹ گزرے روانگی بجانب میسور بوقت ۱۱ بجے دن۔ ورود میسور ۲ دسمبر بوقت سہ پہر۔ یہان حضور معہ رفیق ایکدن قیام فرمائین گے۔ یہان سے کہید اکی جانب تشریف لیجائینگے۔ اور ۴ تار نجکوٹ واپس میسور کیطرف پرائیویٹ روانگی۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی، راہ حال کو علیگڈہ تشریف لیگئے۔ اور ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم کے ایک جلسہ کو صدارت کی عزت بخشی۔ آنریری سیکرٹری محمڈن کالج کے استعفا کے بارہ مین ٹرسٹیان کو جو غلط فہمیان واقع ہوگئی تھین وہ سب اس جلسہ مین دور ہوگئین۔ بعد اسکے نواب فیاض علیخانصاحب پریسیڈنٹ ٹرسٹیان نے ہز آنر کو دعوت دی۔ بعد اس کے آپنے کسی قدر وسعت کے ساتھ گورنمنٹ کی اس پالیسی کی توضیح کی جو اسے اردو ناگری کے معاملہ مین اختیار کرنی پڑی۔

دریائے سندھ کیحالت سیلاب ڈیرہ اسمٰعیلخان کو کوئی فوری خطرہ نہین ہے۔

زراعتی بنکون کی تجویز پر غور کرنیوالی کمیٹی جلدی ہی ہونیکو ہے۔ لوکل گورنمنٹون سے اسبارہ مین پہلے ہی استصواب کیا جاچکا ہے کہ اپنی اپنی رایون سے مطلع کرین۔

گورنمنٹ آف انڈیا کا منشا ہے کہ حکام کا بار بار تبادلہ نہ ہوا کرے۔ لوکل گورنمنٹون نے اسکے متعلق اپنے اپنے جوابات بھیجدیئے ہین۔ کہتے ہین کہ گورنمنٹ اسی موسم سرما مین اس معاملہ پر قرار واقعی غور پر توجہ کریگی۔

لفٹنٹ کرنیل جی سی۔ جو ہز کمانڈنگ بھوپال بٹالین اندور ۳۰ اکتوبر کو انتقال کر گئے۔

کلکتہ مین ہفتہ بھر سے طاعون کی کوئی واردات نہین ہوئی۔

اپریل سے اکتوبر تک سات ماہ مین ۵۹۴۵۸۳۴ پونڈ ہندوستانی چاء لنڈن پہونچی۔

لارڈ ایمپتھل جدید گورنر مدراس شروع دسمبر مین ولایت سے ہند کو روانہ ہونگے۔

بخشی چیتی رام آنجہانی کی یادگار مین ڈی۔ اے۔ وی کالج کمیٹی کا ارادہ ہے کہ ایک مستقل وظیفہ قایم کیا جاوے۔ جو دوسرے تیسرے سال کسی پنجابی طالب علم کو دیا جاوے جو بغرض حصول تعلیم صنعت و حرفت یورپ یا جاپان کو جانا چاہے۔ تاحال یہ رقوم اس مد مین بھی جاچکی ہین۔ لالہ بھل چند صاحب ایم اے وکیل صلاح رائے سکھدیال صاحب وکیل ۱۵۰ روپے۔ لالہ لاجپت رائے صاحب ۱۵۰ روپے۔ لالہ ایشر داس صاحب وکیل ۱۵۰ روپے۔ پنڈت جناردھن صاحب ۱۵۰ روپے۔ لالہ موتی لعل صاحب کائیستھ بیرسٹرایٹ لا ۱۵۰ روپے۔ لالہ نرنجنداس صاحب وکیل ۵۰ روپے۔

پونا کی ایجوکیشنل کانفرنس مین ہندوستانی طلباء کو اخلاقی تعلیم دینے کیجانب توجہ کیگئی ہے۔ مسٹر کوون نے جو صدر جلسہ تھے بتایا کہ اگر اس قسم کی تعلیم دینے مین ہندوستانیونکی مذہبی روایتین اور شاعرین مدرج کتب کیجائین تو مضایقہ نہ ہوگا۔

یورپ سے پچھلی صدی مین تین کروڑ باشندے تلاش معاش مین غیر ممالک کو گئے۔

اب سے کچھ عرصہ پہلے یہ تجویز پیش کیگئی تھی کہ تعلقہ اران اودھ کے ملازمون کی ایک ملیشیا فوج بنائی جائے۔ گورنمنٹ نے اس معاملہ مین پورا پورا غور کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکی (گورنمنٹ کی) موجودہ پوزیشن اس پیشکش کو قبول کرنے سے معذور ہے۔ لیکن اس وفاداری پر سرکار نے اظہار خوشنودی کیا ہے جو اس کی محرک ہوئی ہے۔

مختلف صوبجات برٹش انڈیا کے انتظام جیل کی رپورٹ بابت ۱۸۹۹ء سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال کے شروع مین قیدیان جیل کی تعداد سال ماسبق کی نسبت ۷۱۲ کم تھی ۷۵۲۹ کی کمی مردون مین رہی اور ۱۸۸ کی عورتون مین۔

صوبہ میسور کی رپورٹ بابت ہفتہ مختتمہ ۲۷ اکتوبر سے معلوم ہوتا ہے کہ مینہ تمام ضلع مین خوب برسا ہے فصلونکی تو اچھی امید ہے مگر نرخ ہنوز چڑھا ہوا ہے۔ مویشی کی صحت عمدہ ہے۔ پانی اور چارہ بافراط ہے۔

سیلون نے اسوقت تک کل دو لاکھ ۶ ہزار چار سو روپیہ قحط فنڈ مین دیا ہے۔

پنجاب مین پچھلی کثیر بارشون سے بیشکر کی فصل کو بڑا فایدہ پہونچا۔ کل ۳۳۹۸۰۰ ایکڑ زمین اس وقت زیر کاشت بیشکر ہے۔ خشک موسم مین ایک قسم کا مضرت رسان کیڑا پیدا ہوگیا تھا جس نے ضلع جالندھر رہتک اور دہلی کی بعض حصص مین بڑا نقصان پہونچایا۔ مینہ کے ہوتے ہی ان کیڑون کا ستیاناس ہوگیا فصل کیحالت اب عموماً نہایت ہی عمدہ ہے۔

گورنمنٹ نے منظوری دی کہ ساڑھے تین ہزار روپیہ کے خرچ سے ایک قطعہ زمین میدان پریڈ کیلئے نواح چھاؤنی میرٹھ مین خریدا جائے۔

مرادآباد کے ہندو مسلمانون کے تعلقات گوشت خواری کے معاملہ مین آجکل نہایت نازک سمجھے جاتے ہین۔

پشاور مین نقب زنی کی کثرت ہے۔ ۳۷ ویں ڈوگرہ پلٹن کا سنتری جو گارد مین تھا بندوق سے مارا گیا۔ ۲۴ اکتوبر کو ۱۲ ویں بنگال کیولری پر ایک حملہ ہوا جس مین چوروں کو ناکامی ہوئی مگر ایک گھوڑا کی اتفاق سے گولی لگی۔ اور وہ مرگیا۔ تین ڈاکوؤن نے میونسپل سیکرٹری کے بنگلہ پر حملہ کیا چوکیدار نے ایک کو پستول سے ہلاک کیا اور ایک کو زخمی کرکے پکڑ لیا۔ غالباً یہ سب ایک ہی جتھہ مین سے ہین۔

زراعتی بنکون کے متعلق جہانتک گورنمنٹ کے موجودہ ارادون کو دیکھا جاتا ہے مجوزہ بینک پارٹ (الف) کے اصول پر چلائے جائینگے۔ اور وہ بالکل سرکاری انسٹی ٹیوشن نہ ہونگے۔

کابل سے کلکتہ گزشتہ سہ شنبہ کو یہ خبر پہونچی کہ کابل کے کارخانہ مین اب بارود بے دود بننے لگی ہے اور اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ کہ اسکی تیاری مین جن جن کیمیاوی اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی وہین سے ملجاتے ہین۔

پنجاب کے ایک موضع چک بدھو تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور مین جسکی آبادی ۱۴۳۸ ہے طاعون پہونچا۔

سیلاب زدگان کلکتہ کے امدادی فنڈ کی میزان اس وقت تک پچاس ہزار پانسو روپیہ پر پہونچی ہے جن مین سے ۲۳۹۷۲ روپے تقسیم ہوچکے ہین۔

روس کا جہاز باربرداری موسومہ سٹی آف بمبئی ۳۰ اکتوبر کو اڈیسہ سے کولمبو پہونچا جس مین ۵۶ افسر اور ۱۹۹۳ فوجی سپاہی تھے۔ اگلی صبحکو متعدد روسی سپاہی مختلف وردیان اور بعض عجیب عجیب پوشاکین پہنے قلعہ بمبئی کو آس پاس پھرتے پائے گئے۔ لوگ بالخصوص توجہ سے دیکھتے تھے۔ جہاز مذکور شام کو ولادی وستوک روانہ ہوگیا۔

اسلامی خبرین

سوڈان کے بڑے بڑے شیوخ اور سرادہ اشخاص نے جبکیس پاشا ڈپٹی گورنر جنرل سوڈان کے نام تار بھیجا ہے جس مین اون سے درخواست کیگئی ہے کہ سر اجنبلڈ ونگیٹ کو انکے بخیر مصر پہونچنے پر ہماری طرف سے مبارکباد دو۔ انہون نے لکھا ہے کہ ہم سردار ممدوح کے خرطوم واپس ہونیکا بڑے اشتیاق سے انتظار کر رہے ہین۔ اور انہین یقین دلایا ہے کہ آپکا ہر جگہ تپاک اور صدق دل سے خیر مقدم ادا کیا جائیگا جب سردار ممدوح خرطوم پہونچ جائینگے تو ام درمان سے انکا دہین تبادلہ ہو جائیگا۔

خرطوم مین جو جامع مسجد تعمیر ہو رہی ہے اسکی تکمیل غالبا اور ایک سال تک نہ ہوگی۔ ابکے سوڈان مین فصلین بافراط ہوئی ہین اور غلہ کا نرخ بہت اتر گیا ہے۔

فرانسیسی ٹیونس مین نہایت ظالمانہ برتاؤ کر رہے ہین۔ ٹیونس کا ایک ذی رتبہ شخص جو حال ہی مین مصر پہونچا ہے۔ کہتا ہے کہ وہان دیسیون کے ساتھ نہایت نامناسب اور جابرانہ سلوک ہو رہا ہے۔ فرنچ حکام اور فرانسیسی آبادکارون کی بڑی خواہش یہ ہے کہ ٹیونس کے اصلی باشندون کو جہانتک ممکن ہو ذلیل اور مسپت کیا جائے۔ جن فرانسیسیون نے وہان زمین لیلی ہے وہ اپنے مال مویشی کا ذخیرہ اسطرح بہم پہونچاتے اور بڑہاتے ہین کہ وہان دیسیون کی بنہیں۔ گائے بھیڑ بکریان اونہی کے کھیتون مین چرتی دیکھین اور انہین اپنے کھیتون مین ہانک لیگئے۔ دیسی کسانون کی فصلون پر بھی یہ ظالم لوٹ کھسوٹ مچاتے ہین۔ کوئی ٹیونسی مقامی رجسٹون مین لفٹنٹ کے درجہ سے آگے نہین پہونچ سکتا تاوقتیکہ وہ قانونی طور پر فرنچ رعایا مین نہ ملجائے۔ عدل وداد وہان نام کو نہین ہے۔ فرنچ حکام کا بڑا مقصد صرف یہ ہے کہ تمام زمینین فرنچ آبادکارون کے ہاتھ آجائین اور بدنصیب ٹیونسی تنزل کرتے کرتے یہانتک قعر مذلت مین گرین کہ انکی حالت بحیثیت محض نوکر چاکرون اور قلیون مذکورین سے کچھ زیادہ نہ رہجائے۔ ایک شیر پر جو ٹیونس اور ایک چھوڑ سے مقامی بندرگاہ کی درمیان سمندر مین جارہا تہا چند فرانسیسیونکی آپس مین بات چیت ہو رہی تہی جو کسیطرح سے نامہ نگار مذکور تک بھی پہونچگئی۔ وہ لکھتا ہے کہ اس گفتگو مین کثرت رائے یہ تہی کہ یہ جنبی جلدی ٹیونسی ٹیکس کو اور ناپید ہون اتنا ہی اچھا ہے لیکن ایکنے انمین سے جو فرنچ نو جبکا ایک افسر تہا کہا کہ یہ تو مدت سے زیادہ برداشت اور زیادتی ہوگئی۔ اسکی رائے مین صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ٹیونس کی لوگ محض مزدور بنجائین تاکہ فرنچ نوآبادکارون کے کام آئین۔ مصر مین ٹیونس کی بابت اسی قسم کی اور بھی حکایات بہت سی ٹیونسی جلاوطنونکی زبانی سنی گئی ہین۔ جو کہتی ہین کہ ایسے ظلم وستم سہنے سے تو یہی بہتر ہے کہ اپنا تمام مال اسباب فرانسیسیون کے لیئے چھوڑ کر اور آپ مصر مین آزاد گورنمنٹ کے زیر سایہ آن بسین۔ جلدی یا دیر سے غالبا کوئی دن تو ایسا آئیگا ہی جب کہ فرنچ حکام اور آبادکارون کو انکے کیئے کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔

آنریری سیکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے آئندہ اجلاس پٹنہ کی تاریخون کا اعلان کرتے ہوئے وہ نوٹ جاری کئے ہین جو ابکے دوبارہ صوبہ بنگال ہی مین جلسہ ہونیکی باعث کانفرنس سے حاصل ہونگی۔ پچھلے سال کلکتہ مین جو اجلاس ہوا اسمین بڑی کامیابی رہی۔ مختلف صوبون کے مسلمان بنگال جیسے صوبہ اور اسکے بھی مرکز یعنے کلکتہ جیسے شہر مین آکر جمع ہوئے۔ جہان کانفرنس کی تحریک ہوئے وقت تک قریبا نامعلوم کے مساوی تہی۔ اور اسکا نتیجہ نہایت تشفی بخش نکلا۔ لیکن جو تحریک صوبہ بنگال مین گزشتہ اجلاس سے ہو چکی تہی اگر ہمارا یہی صوبہ مین کانفرنس اجلاس نکرتی۔ تو وہ تحریک ادہوری اور نامکمل رہجاتی پس بڑی خوشی کا مقام ہے کہ مسلمانان پٹنہ نے کانفرنس کو دوبارہ بنگال ہی مین مدعو کیا۔ اور سنٹرل کمیٹی نے اس دعوت کو قبول بھی کر لیا۔

اخبار کلکتہ مسلم نے یہ خبر شائع کی ہے کہ حال مین ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل راجپوتانہ نے ایک سرکلر مین مضمون جاری کیا ہے کہ "ہمارے ماتحت دفاتر مین مسلمان ملازم جس نسبت سے اب ہین اس سے کچھ زیادہ تعداد مہیا کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے"۔ اور اس مقصد کے حصول کیلیے سپرنٹنڈنٹ اور انسپکٹرون کو ہدایت ہوئی ہے کہ حلقہ راجپوتانہ مین جو اسامیان خالی ہون انہین پر کرتے وقت مسلمان امیدوارون کو ترجیح دینی چاہیئے۔ تاوقتیکہ حلقہ ہذا کی ہندو اور مسلمان ملازمین کی نسبت موجودہ درست نہ ہو جائے۔ سارے محکمہ مین بنگالی مرہٹے اور برہمن ہی برہمن بھرے پڑے ہین۔ اس وسطی افسر موصوفہ بالا کا یہ حکم بالکل قرین انصاف ہے کہ ان اقوام کے قائمقام جو اب تک اپنی حصہ وجہی سے بھی زیادہ اڑاتے رہے ہین انہین اب کچھ انتظار کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ مسلمانون کو جو تا حال محروم رہے ہین انکا حق نہ پہونچ لے۔ مگر چونکہ وہ اتنی مدت اکیلی ہی فایدہ اوٹھاتے رہی ہین۔ اونکو اسبات کی جرأت ہوئی ہے کہ ایسے احکام کیخلاف شور بلند کرین۔ اور ہمعصر "پیٹر کا" کی خفگی بھی انکی موید ہے۔ لیکن جو حکام عموما اس قسم کے احکام جاری کرتے ہین وہ صرف ہمینی غوغا سے متاثر نہین ہو سکتے۔ اور ہمین امید ہے کہ ملازمت کی جو درخواستین لایق مسلمانون کیطرف سے گزرین۔ صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر راجپوتانہ انپر دلی توجہ فرمائینگے۔

یتیمخانہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا معائنہ کرکے مسٹر ڈبلیو ہیل انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور نے مفصلہ ذیل نوٹ رائے بک مین درج کیا ہے:- مینے ۲۳ اکتوبر کو لڑکون کی یتیم خانہ کا معائنہ کیا۔ انمین ۴۸ یتیم ہین۔ جن مین سے ایک فورتھ ہائی کلاس مین پڑہتا ہے۔ دس مڈل مین۔ ۲۹ پرائمری مین۔ ۵ خیاطی کا کام سیکہتے ہین۔ ایک جلد سازی کا۔ ایک طباخی کا۔ اور ایک کی دماغی حالت کمزور ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یتیمونکی اچھی پرورش اور نگہداشت کیجاتی ہے۔ نوکرون کا عملہ کافی ہے۔ مطالعہ کیلیے ایک کمرہ ملا ہوا ہے۔ بہتر ہوتا اگر نقشے دیوار پر کسیقدر زیادہ اور بہتر مہیا کئے جاتے۔ میرے خیال مین جسپر صنعت توسیع طلب ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک یتیم کو کچھ نہ کچھ ہنر سکہایا جائے۔ یہ ضرور نہین ہے کہ ہر ایک یتیم سارا دن سکول مین حاضر رہے۔ ممبران کمیٹی مسلمان شرفاء کے ساتھ ایسا بندوبست کر سکتے ہین جس سے ہر بچہ کچھ نہ کچھ سیکھ سکے۔ ممکن ہے کہ کوئی انمین سے واعظ یا معلم ہونے کی قابلیت رکہتا ہو۔ اور ممکن ہے کہ بعض جلد ساز یا کمپوزیٹر۔ پینٹر۔ نقاش۔ فوٹوگرافر وغیرہ بننے کے لایق ہون۔ میری رائے مین انجمن کو ایک کمیٹی معائنہ مقرر کرنی چاہیئے جس کے ممبر وقتاً فوقتاً یتیم خانہ کا معائنہ کرتے رہا کرین۔

شاہ ایران کے قسطنطنیہ پہونچنے پر غیر معمولی احتیاطین برتی گئین۔ قصر یلدز کی راہ مین جن لوگون کے گھر آتے ہین شاہ کی سواری گزرتے وقت اون سب کو قطعی ممانعت تہی کہ مکانونکی کہڑکیان نہ کہولنے پائین۔

حضرت سلطان اعظم کی تقریب نقرئی جوبلی پر بمبئی سے زیادہ اڈریس اور مبارکبادی کے تار ہندوستان کے مختلف حصون سے ٹرکش قونصل متعینہ بمبئی کی معرفت پہونچے۔

ویسی پریسیں کو بالاتفاق یہ توفیق ہے کہ مولانا امیر مینائی مرحوم کی امیر اللغات حضور نظام کی سرپرستی مین ضرور چھپ کر رہے گی۔ یہ امر نہایت موجب مسرت ہے کہ مہاراجہ کشن پرشاد بالقابہ کو اس تالیف سے خاص دلچسپی اور ہمدردی ہے۔

افسوس درویش کامل مولانا عبداللہ شاہ صاحب جو حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی قدس سرہ کے مرید مخلص تہے۔ بتاریخ ۳ رجب مطابق ۲۸ اکتوبر یوم یکشنبہ بوقت صبح بمقام آفاق بلنگ لکھنؤ انتقال فرما گئے جنازہ حسب وصیت مراد آباد لیجاکر آپکے پیر مرشد کے پاس دفن کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حیدرآباد دکن۔ دیوالی پر خوب دہوم کی روشنی ہوئی۔ پولیس کا انتظام اچھا تہا۔ جہگڑا فساد کچھ نہ ہونے پایا۔ بتاریخ یکم رجب شنبہ یہان زور کی بارش ہوئی۔ اور دوشنبہ کی روز بھی تمام دن ہوتی رہی۔ گرانی غلہ بدستور ہے۔ سنا جاتا ہے کہ جب حضور وائسرائے بمبئی تشریف لائینگے۔ تو مسٹر کرنل بارٹن مستقل رزیڈنٹ حیدرآباد وہان جاکر ہز اکسیلنسی سے شرف نیاز حاصل کرینگے۔ اور بعد واپسی کے کچھ تغیر و تبدل ہوگا۔ صرف خاص صیغہ آبپاشی و تعمیرات مین تین انگریز کا تعین ہوا ہے۔ متعلقہ ارصاب اول کو تحقیقات کا حکم ہوا ہے۔ خدا جانے کیا کیا گل کہلینگے۔ مالگذاری صیغہ آبکاری مین ابکے سال تیس ہزار کی کمی پڑی محض حکام کی غفلت اور عدم توجہ کی باعث۔ اعلیحضرت حضور نظام نے جو کمیٹی انتظامی مقرر فرمائی ہے (جسکے ممبر نواب خورشید جاہ بہادر۔ مہاراجہ پیشکار بہادر اور نواب شہاب جنگ بہادر اور صدر خود اعلیحضرت ہین) وہ ہفتہ مین کم از کم تین بار اجلاس کرتی ہے۔ زیادہ تر زور تخفیف مصارف پر دیا جاتا ہے۔ سکہ کے متعلق مزید تازہ خبرین یہ ہین کہ سرکار نظام نے پانچہزار روپیہ بغرض تنقیح بمبئی بہیجا تہا۔ حال مین وہان سے جواب آیا ہے کہ ہمارے سکہ کا وزن ۱۷۵ گرین ہے۔ اور بمبئی کا ۱۸۰ گرین ہے۔ اسلیئے ہمارے روپیہ کی قیمت بمبئی کے روپیہ کی نسبت ۱۰۲ فیصدی ہونی چاہیئے۔ اس جواب کے آنیپر حضور نظام نے حکم دیا ہے کہ ہمارے روپیہ کا وزن بمبئی کے روپیہ کے برابر کر دیا جائے۔ اسکے لیئے ۱۸۰ گرین کے روپیہ ڈہالنے کا حکم ہوا ہے۔ اور ۱۷۵ گرین کے روپیہ جو ڈہالے جا چکے ہین انکو گلا دینے کا حکم ہوا ہے۔ اس تغیر سے سرکار نظام کو ۱۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگا۔ اور ۱۰ لاکھ روپیہ کا نقصان رعایا کو ہوگا۔ اس حساب سے ۲۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگا۔ اور ۱۰ لاکھ روپیہ کا نقصان رعایا کو ہوگا۔ اس حساب سے ۳۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگا۔

فہرست زر چندہ حجاز ریلوے جو میان غلام نبی حبیب اللہ صاحب تاجران شال امرتسر کو وصول ہوا۔

میزان مندرجہ اخبار وکیل مطبوعہ ۵ر نومبر ۱۹۰۰ء نمبر ۴۳ جلد ۶ ..... ۳۱۵ر

از سید محمد یعقوب صاحب از فتوحہ ضلع پٹنہ ۱۴ر

از خریدار اخبار وکیل نمبر ۹۸۱ قسط سوم ۱۵ر

از ابراہیم نواز از کلانور ۶

از نامعلوم الاسم جو بندریعہ منی آرڈر وصول ہوا اور نام و مقام فرستندہ ٹپڑھا نہیں گیا ۵

از فتح دین ولد چراغ دین از پسرور ۱۴ر

میزان کل ۳۵۱ر

انجمن خادم الاسلام کلکتہ کے پاس چندہ حجاز ریلوے کے متعلق اس وقت تک دو سو سی زاید روپیہ جس کی تفصیل ذیل جمع ہو چکا ہے۔ حافظ محمد عبداللہ صاحب تاجر چرسہ ہرن پاڑی لین ۱۰۰ روپیہ۔ مولانا ابو حامد صاحب ۵ حافظ محمد موسیٰ صاحب جونپوری ۵ شیخ رمضان علی صاحب ۵ شیخ دمڑی صاحب ۵ محمد ضیا خاں صاحب ۵ صالح محمد داؤد صاحب سیکرٹری انجمن خادم الاسلام ۵ حافظ عبدالکریم صاحب ۵ نواب جان صاحب ۵ منشی احمد حسین صاحب محمود ۸ عدد

قسطنطنیہ میں کمیٹی چندہ حجاز ریلوے کو حسب ذیل رقومات وصول ہوئیں عزت بے آفندی منشی ثانی حضرت خلافت پناہی منجملہ ۶۰۰ پونڈ موعودہ کے پہلی قسط ۶۴۸۰ قرش خلیل آفندی و بکر آفندی و عبداللہ آفندی کنہائے عاق مسجد بوساطت سید محمد چلپی ۳۶۰ قرش۔ ولایت بغداد سے منجملہ رقم موعودہ بیس ہزار قرش ولایت قونیہ سے ۳۸۸۰ قرش۔ ولائت انقرہ سے ۴۸۶۰ قرش۔ ولایت بر صہ سے ۲۵۸۲۱۸ قرش ۱۵ پارہ دیار بکر سے ۴۷۷۵ قرش۔ ولایت حلب سے ۳۶۹۱۰ قرش ۱۰ پارہ۔ تواحصار صاحب سے ۵۴۵۲ قرش کیلی بولی سے ۵۰۰۰ قرش۔ طوبران سے ۵۰۹۰ قرش۔ خیرابولی سے ۵۰۰ قرش ٭

ترکی اخبارات لکھتے ہیں کہ دمشق مکہ ریلوے میں جو فوجی سپاہی مٹی کھودنے کے کام پر لگائے جائینگے انہیں ایک پیاسٹر یومیہ ملا کریگا۔ بانچیال کی ادائیگی میں کچھ بددیانتی نہ ہونے پائے۔ ایک خاص کمیٹی انکی مزدوری ادا کیا کریگی جسمیں ایک لیفٹیننٹ کرنیل ایک میجر۔ اور دو سول افسر شامل ہوں گے جو خود بات عامہ کے نہایت معتمد ممبروں اور سکریٹری میں سے انتخاب کئے جائینگے۔ دونوں افسروں کو دو چند تنخواہ اور سول افسروں کو ڈیڑھ ہزار پیاسٹر ماہوار ملا کرینگے۔ جوں جوں کام آگے کو بڑھتا جائیگا یہ کمیشن فوجی سپاہیوں کے ساتھ ساتھ چلتا جائیگا۔

وائنا کے کئی اخبارات اٹلی سے نہیں ہوئی خبریں اسبارہ میں شایع کرتے ہیں کہ وہاں مراکو سے متعلق بڑا جوش پھیلا ہوا ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ اٹلی جلدی ہی طرابلس پر قبضہ کریگا لیکن سٹینڈرڈ کا نامہ نگار مقیم وائنا لکھتا ہے کہ ان ہر دو بیانات میں سچی اور قابل اعتبار اطلاع ذرا بھی نہیں ہے جب تک یورپ روم میں کسی دوسری طاقت کی طرف سے دھمکی نہو۔ اٹلی کیطرف سے اسمیں خلل انداز ہونیکا بالکل کھٹکا نہیں ہے سلطان مراکو بار بار اعتراض کرتے ہیں کہ سرزمین توات میں فرانس کی کارروائی مداخلت بیجا ہے۔ کیونکہ اُن کی رائے میں ۱۸۴۵ء کے عہدنامہ کے خلاف منشار ہے لیکن سلطان کو ابھی تک کسی طرف سے کچھ جواب نہیں ملا ہے اور نیز سید حاجی محمد طارس کمشنر معاملات خارجیہ متعینہ تنجیر نے جو مطالبہ کیا تھا کہ ایک انٹرنیشنل کانفرنس بیٹھے۔ اور مراکو میں فرانس کی مداخلت بیجا پر غور کرے۔ ابھی بھی ہنوز صدائے برنخاست کا مضمون ہے اصل میں بات یہ ہے کہ جب تک چین کا جھگڑا باقی رہتا ہے کریٹ۔ مراکو یا ایتھوپیا کیطرف کوئی بھی توجہ نہوگا۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ فرانس اپنی اس کارروائی کو جاری رکھیگا اور مکمل کریگا جسپر مراکو معترض ہے ٭

سر سید میموریل فنڈ کی تائید میں ایک جلسہ ۴ ماہ حال کو بمقام فرید پور بصدارت مسٹر ڈی مجسٹریٹ و کلکٹر منعقد ہوا۔ آپنے کارروائی جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک برجستہ و موثر تقریر کی۔ مولوی محمد نبی صاحب سب ڈویژنل آفیسر نے اور سر سید رضا علیصاحب نے جو علیگڈھ سے ڈیلیگیٹ ہو کر آئے تھے۔ اس جلسہ کا مقصد بیان کیا۔ چند دیگر اصحاب نے بھی تقریریں کیں۔ فنڈ کے لئے چندہ ہوا اور ایک مستحکم ایگزیکیوٹیو کمیٹی

افسوس بنگلور سٹی کے سربرآوردہ مسلمان جناب حکیم حفیظ اللہ خانصاحب پریزیڈنٹ "انجمن جماعت مومنین" اس عالم فانی سے رحلت فرما گئے۔ اہل اسلام بنگلور کو آپ کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا ہے خصوصاً انجمن کو جو کچھ نقصان اٹھانا پڑا ہے اسکی تلافی مشکل ہے۔ آپ ایک باکمال طبیب ہونیکے علاوہ قومی ہمدردی۔ وسیع الاخلاقی۔ اور ہر دلعزیزی میں انتخاب مسلمانان بنگلور تھے۔ خدا غریق رحمت کرے اور اُن کے لسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

افسوس کہ سردار محمد اسلم جان صاحب (فرزند ارجمند عالیجناب کرنیل سردار محمد اسمٰعیل خاں صاحب بہادر سفیر افغانستان) نے عین عالم شباب میں بمقام کابل بعارضہ ہیضہ وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون سردار مرحوم کی عمر صرف سولہ سال تھی۔ اور نہایت وجیہ نیک سیرت نیکبخت اپنے عالیجاہ باپ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ خداوند کریم بطفیل رسول صلعم سردار صاحب مرحوم کو جنت فردوس اور سفیر صاحب کو صبر جمیل بخشے

اخبار حقیقت نے اس ٹھیکہ کی قرارداد شایع کی ہے جو ۲۹ر جولائی کو ایڈمیرل حسن پاشا وزیر صیغہ بحری اور کرپ کے درمیان اسغرض سے ہوا کہ جنیوا میں جو عثمانی جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں اُن کے لئے سامان جنگ مہیا کرے۔ ٹھیکہ ۶ لاکھ ۴۸ ہزار پونڈ کا ہوا ہے جسکی ۸۱۰۸۱ ہزار روپیہ کی آٹھ قسطوں میں واجب الادا ہے۔ توپیں ۲۰۸ مہیا کی جائینگی جنمیں سی چار تو ۲۱ سنٹیمیٹر کی ہیں۔ اور ۵۲ توپیں ۱۵ سنٹیمیٹر کی اور ۵۶ توپیں ۷۵ ملیمیٹر کی۔ اور ۸۰ توپیں ۵۷ ملیمیٹر کی اور ۱۶ توپیں ۴۷ ملیمیٹر کی۔ یہ سب توپیں جنیوا میں پہنچا دیجائینگی۔ اٹلی تک کرایہ خود کرپ کمپنی کے ذمہ ہوگا۔ اور یہ کرایہ اُن کے اُتارنے سے پہلے ترکی حکام کی موجودگی میں تجویز کیا جائے گا۔ اگر ان کے پہنچنے میں دیر لگی تو کرپ ذمہ دار ہوگا۔ کہ ۵۰ پونڈ فی ڈایم دیومیہ تاوان بھرے۔ یہ سب توپیں ۱۹۰۰ء کے نمونہ کی ہونگی۔

ہمعصر موصوف ایک اور ٹھیکہ کی قرارداد شایع کرتا ہے جو جنیوا کے کارخانہ ویسلڈ و امیر البحر کے درمیان ہوا ہے۔ دو تباہ کرنے والے تارپیڈو تیار کرنے کے لئے جنمیں سی ہر ایک کی قیمت ۳۷ ہزار پونڈ ہوگی۔ یہ بھی قسطوں میں ادا کیجائیگی۔ ٹھیکہ دار بیس پونڈ یومیہ کے حساب سے تاوان دینے کے مستوجب ہوں گے۔ اگر تاریخ قرارداد سے ۴۲ ماہ کے اندر اندر دونوں کشتیاں تیار نہوئیں۔ دونوں کی رفتار ۲۶ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ تیار کنندگان کو ۴۰ پونڈ جرمانہ ادا کرنا پڑیگا اگر رفتار میں چوتھائی میل کی بھی کمی ہوئی ۲۵¾ میل بھی فی گھنٹہ تیزی ہو تو وزارت عثمانیہ مجاز ہوگی کہ کشتیاں واپس کردے اور اقرار کے بموجب دوسری کشتیاں تیار ہو کر آنے تک ۲۰ پونڈ یومیہ کے حساب سے تاوان کا مطالبہ کرنیکا اُسکو حق ہوگا ٭

علیبیگ ٹیونسی آستانہ علیہ میں ترکی ٹوپیوں کا بہت بڑا تاجر ہے یہ شخص نہایت کریم النفس اور بڑا ہمدرد قوم ہے۔ حجاز ریلوے کا کام شروع ہوتے وقت ۵۰۰ پونڈ اسنے بکمشت دیئے اور وعدہ کیا تھا کہ ہر سو کیلومیٹر کے تیار ہونے پر ۱۰۰ پونڈ دیتا رہوگا۔ سلطان المعظم کی جوبلی کے دن اسنے بہت سے غربا اور محتاجوں کو کپڑے دیئے اور ۸۴۰ ترکی ٹوپیاں حسبۃ للہ شفاخانہ حمیدیہ میں دیں جو اطفال کے لئے ہے۔ اور ۳۰۶ ترکی ٹوپیاں قرمال اور گکبوزہ میں اُن یتیموں کو دیں جنکے باپ لڑائی میں شہید ہو گئے ہیں اور نیز مقرار کے بچوں کو۔ سلطان المعظم نے اس کثرت فیاضی اور جوش ہمدردی سے خوش ہو کر اُسکو فیسبجی باشی الذات العلیہ سلطانیہ کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ آجکل یہ صاحب اپنے وطن جزیرہ جربہ میں تشریف لیگئے ہیں اس جزیرہ میں کوئی جامع مسجد نہ تھی۔ انہوں نے وہاں ایک جامع مسجد ایک مدرسہ ایک نائٹ سکول اور ایک ڈاکخانہ تعمیر کرایا ہے اور بہت سی زمین ان عمارات کے لئے وقف کردی ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے یتیمخانہ کی نسبت صاحبزادہ پرنسپل بھادر نورمن کالج لاہور نے بعیت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ۲ر نومبر کو بعد معائنہ یہ رائے ظاہر فرمائی "ہم اس یتیمخانہ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ ہمارا یہ معائنہ اچانک اور بیخبری میں ہوا۔ اور گو ہمارا خیال تھا کہ شاید کسیطرح کارکنان یتیمخانہ کو ہمارے آنے کی خبر ہوگئی ہو لیکن نہیں۔ درحقیقت انہیں کوئی اطلاع نہیں ملی تھی۔ اسواسطے ہماری استقبال کی کوئی تیاری بھی نہیں کی گئی تھی۔ ہمیں اس یتیمخانہ کا انتظام نہایت قابل تعریف معلوم ہوا۔ لڑکوں کی پیدائش کے اندراج کا رجسٹر بہت عمدہ ہے۔ ہمیں اس یتیمخانہ کا انتظام نہایت قابل تعریف معلوم ہوا۔ لڑکوں کی پیدائش کے اندراج کا رجسٹر بہت عمدہ ہے۔ ہمیں اس یتیمخانہ کا انتظام نہایت قابل تعریف معلوم ہوا۔ لڑکوں کی پیدائش کے اندراج کا رجسٹر بہت عمدہ ہے۔

بقیہ ہندوستان کی خبریں

حضور لفٹننٹ گورنر بنگال شاید ۱۸ ماہ حال تک دارجلنگ سے روانہ ہونگے۔

افواہ سنا جاتا ہے کہ گریوز کاٹن کمپنی مل ایجنٹسن بمبئی کے کارخانہ میں ایک لاکھ روپے سے زیادہ کی خیانت ظاہر ہوئی ہے۔ فی الحال کارخانہ کے مالکان اس معاملہ کی تحقیقات کر رہے ہیں +

گوا میں پرتگالی گورنمنٹ نے ۱۰ ہزار روپیہ اس کام کے لئے منظور کیا ہے کہ وائسرگل ہال واقع پنجیم کی آرائش کیلئے جہاں لارڈ کرزن بہادر ٹھیرائے جائینگے روشنی کے انتظام اور فرنیچر وغیرہ کی فراہمی میں صرف کیا جائے۔ امید ہے کہ حضور وائسرائے کے قدوم میمنت لزوم سے متعلق جلسے ضیافتیں اور مدارات بڑی وسیع پیمانہ پر ہونگی جنکے لئے ۱۵ ہزار روپے منظور ہوئے ہیں۔ ہور گوا میں بھی اسی قسم کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

میسور کی ریاست کے غریب غربا بڑی مصائب اور سختیاں جھیل رہے ہیں پچھلی بارشوں میں بہت سے جھونپڑے چھتوں کا ٹھیک بندوبست نہ ہونیکی وجہ سے گھٹنے گھٹنے پانیوں سے بھر گئے لوگ گھنٹوں اپنے بچوں کو گودیوں میں اٹھائے اٹھائے بھرے کہ ایسا نہ ہو بھیگ کر سردی سے مرجائیں۔ اب گورنمنٹ میسور خیراتی امداد کا انتظام کر رہی ہے جس سے کثیر التعداد غریبوں اور مصیبت زدوں کی حالت کچھ سنورے +

گورنمنٹ بنگال نے مفصلہ ذیل حکم جاری کیا ہے:- گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً اس حکام کی وجہ سے بڑی تکلیف ہوتی ہے جو تبدیلی کے احکام کی تعمیل اور اپنی نئی اسامیوں پر جانے میں دیر اویر کرتے ہیں اسواسطے جب کسی حاکم کا تبادلہ اسطرح ہو کہ قائمقام کے آنے پر سبکدوشی کے لیجانیکا انتظار ضروری نہ سمجھا جائے تو اس کے لئے لازم ہے وہ حکم ملنے کے بعد دس روز کے اندر اندر روانہ ہو جائے۔ خواہ حکم چٹھی کے ذریعہ دیا جائے یا گزٹ میں شایع ہو۔ ان دس روز میں تیاری کی وہ مہلت بھی شامل ہے جو دفعہ ۱۹۵ ضابطہ سول سروس کی رو سے مفہوم ہے۔ جب یہ لازم ہو کہ جانشین کے آنے پر اپنی جگہ چھوڑی تو لازم ہوگا کہ سبکدوشی کی تاریخ سے ایکہفتہ کے اندر وہانسے چلا جاوے کیونکہ ہر صورت میں اپنے جانشین کے آنے تک کام بند کرنیکا کافی وقت ملیگا۔ اگر احیاناً ان حدود سے تجاوز کرنیکی شدید ضرورت ہو تو چیف سیکرٹری گورنمنٹ کو فی الفور باضابطہ اطلاع دینی چاہیئے۔ اور روانگی کی اغلب تاریخ بھی بتا دیجائے۔ اگر اس قسم کی کوئی اطلاع نہ پہونچی تو یہ سمجھا جائیگا کہ احکام مندرجہ صدر کی تعمیل کیگئی ہے +

ہیضہ مقامات شبقدر و خزانہ واقع ضلع پشاور میں بھی پھوٹ پڑا ہے۔

مسز رڈیوی سہائے چیبال مالکان کارخانہ شال و قالین امرتسر کو نمائش پیرس میں ایک تمغہ طلائی اور ایک تمغہ برنجی ملا ہے +

مسٹر ایس ڈبلیو جیکن ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس حلقہ شرقی نے ۲۳ اکتوبر سے دو مہینے کی رخصت لی ہے۔ انکی جگہ مسٹر سی برون ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس فرلو سے واپس آکر متعین ہونگے۔

یہہ تصفیہ ہو چکا ہے کہ پنجاب کی سرحدی افواج کا دفتر موسم سرما میں پشاور رہیگا اور تا حکم ثانی غالباً جنرل سٹیفورڈ کو لنز اس فرونٹیر فورس اور سر حد ضلع پشاور کی کمانڈ پر ہونگے +

ہفتہ مختتمہ ۲۰ اکتوبر میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی ۶ لاکھ ۳۱ ہزار ۸ سو روپے ہوئی سالگذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۶ لاکھ ۲۵ ہزار ۲۴۴ روپے ہوئی تھی۔ اور اس سے پچھلے ۱۵ ہفتوں کی بھی آمدنی ۸۵ لاکھ ۹۶ ہزار ۱۲۱ روپے تھی۔ بمقابلہ سالگذشتہ کے انہی ۱۵ ہفتوں کی آمدنی یعنی ایک کروڑ ۳۸ ہزار ۱۰ روپے کے

مسٹر ٹی اے نکلس مدراسی وائسرگل ایجسلیٹو کونسل کے ممبر نامزد ہوئے ہیں۔

سیکرٹری آف سٹیٹ نے خوشحالگڑھ کو ہاٹ لائس کی تعمیر شروع کرنیکی منظوری دیدی ہے۔ یہ لائس ڈیڑھ فیٹ چوڑی پیٹرلائی ہوگی۔ ۲۰ لاکھ کے قریب اسپر خرچ ہوگا جس میں سے ۵ لاکھ توفی الفور صرف کر دیا جائیگا۔ فوجی سپاہی اس پر بہت کام کرینگے۔ اور فی الحال مقام تھل پر پیمایش کیجائیگی +

لنڈن سے نامہ نگار وکیل لکھتا ہے کہ آجکل یہاں تین سو سے زیادہ ہندوستانی طالبعلم مختلف صیغوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔

افسوس مہنت ٹھاکر داس صاحب جو عرصہ سے دھرمسالہ میں مقیم تھے اور جنسے لوگوں کو بہت کچھ فیض پہونچتا تھا ۳ نومبر کو بعمر ۸۴ سال اس جہان فانی سے کوچ کر گئے +

بمبئی میں تانبے کی کم و بیش یقیدری ہو رہی ہے اگرچہ قیمت میں کچھ تغیر نہیں ہوا۔ پیتل کی خوب مانگ ہے اسکی قیمت بھی چڑھتی جاتی ہے۔ لوہے کی مانگ بھی کچھ نہیں +

ہندوستان سے ایک کروڑ پونڈ (سوا لاکھ من) کافی ہر سال فرانس کو جایا کرتی ہے۔ اب چونکہ فرانس نے بیرونی پیداوار کی درآمد پر ایک جدید ٹیکس لگا دیا ہے جو جسے ہندوستان کی اس تجارت کو صدمہ پہونچیگا اور انڈین کافی پر آئندہ برآمد کی کافی کی نسبت دوچند محصول ادا کرنا پڑیگا۔

گورنمنٹ پنجاب کے جو دفاتر کوہ مری پر تھے راولپنڈی میں اُتر آئے اور کاربار شروع ہو گیا ہے۔

پشاور میں حال کا ذکر ہے کہ پانچ بدمعاش ایک کارخانہ بارود سازی میں گھس گئے۔ انہوں نے بارود کے تین تھیلے چورائے۔ جب انہیں ٹھیرکر صلاح مشورہ کرنیکا موقعہ ملا تو انمیں جو سب سے زیادہ عقلمند تھا اسے یاد آیا کہ پچھلی مرتبہ جب بم چورائے گیا تھا تو تھیلوں میں خاک نکلی تھی۔ پس آزمایش کیلئے انمیں سے ایک جا کر تھیلے میں سے مٹھی بھر لایا اور اسکو آگ لگا دی۔ اگرچہ فاصلہ خاصہ تھا جس سے تھیلوں کی بارود محفوظ رہ سکی۔ لیکن اسکی مٹھی میں سے بارود گر گر کر برابر سرنگ بنتی چلی گئی تھی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ تین کی جھلسی ہوئی لاشیں پائی گئیں اور دو کی کھالوں کو چرکا لگا ہوا۔ گویا قدرت نے اس مقدمہ میں خود ہی انصاف کر دیا اور حکام کو زحمت نہ اٹھانی پڑی +

آنریبل بابو سریندر ونا تھ بنرجی نے ۳۱ اکتوبر کو راولپنڈی میں کانگرس پر لیکچر دیا ایکہزار روپیہ فوراً جمع ہو گیا۔

لارڈ رابرٹس صاحب نے لندن کے ایک مشہور جوہری سے پانچ قیمتی جیب گھڑیاں منگوائی ہیں کہ اپنے وفادار اور کارکنان ہندوستانی آرڈیننگو بطور تحفہ کے انعام دیں ان جیب گھڑیوں میں یہ عبارت انگریزی میں کندہ ہوگی "تحفہ متجانب فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹس بنام فلاں جو کہ جنوبی افریقہ کی جنگ ۱۹۰۰ء میں شروع سے آخر تک ان کے ساتھ رہے اور ان کے وفادارانہ خدمت گزار رہے"۔

طاعون موضع درمن تحصیل ٹھکر گڈھ ضلع گورداسپور میں پھوٹ پڑا موضع مذکور کی آبادی ۱۱۸ ہے۔

آنریبل سر سریندر ونا تھ بنرجی نے ۳۰ اکتوبر کو لاہور میں کانگرس ہال کا بنیادی پتھر نصب کرنیکی رسم ادا کی۔ یہ جلسہ قابل دید تھا۔ اور مسٹر بنرجی کی تقریر قابل شنید۔ اس عمارت سے ایک چھوٹر تین کام لیجائینگے (۱) اجلاس کانگرس کیلئے پنڈال نہ بنانا پڑیگا (۲) پبلک جلسوں کیلئے کام آئیگا جس کیلئے ابتک لاہور میں کوئی معقول مکان نہ تھا (۳) مسٹر برڈلا متوفی ممبر پارلیمنٹ کی یادگار جنکو ہندوستان سے بہت ہمدردی تھی +

کوئٹہ سے ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے سرکاری سررشتوں اور دفتروں میں ہندو اور مسلمان ملازمونکی مناسبت قایم رکھنے کی بابت نہایت ضروری احکام جاری کئے ہیں جنمیں بتلایا گیا ہے کہ بلوچستان چونکہ بہ اسلامی آبادی کا ملک ہے اس لئے کم سے کم ۵۰ فیصدی ملازم ہم مذہب ہونے چاہئیں +

اخبار ہندوستانی کو دریافت ہوا ہے کہ آنریبل پنڈت بشمبر ناتھ صاحب نے اس خیال سے کہ دسمبر کے زمانہ میں آب و ہوا لاہور کی ان کے نامناسب ہوگی صدر نشینی کانگرس نامنظور فرمائی ہے۔ استقبالیہ کمیٹی لاہور تجویز کرتی ہے کہ یورپ سے کسی صاحب کو مدعو کرے +

مسٹر ٹاٹا کا دماغ ہمیشہ انہیں فکروں میں مصروف رہتا ہے کہ کیونکر اپنے اہل ملک کے ذرائع آمدنی بڑھاویں اور حصہ سے وہ اس فکر میں تھے کہ ولایت کو پھلوں کے بھیجنے کی کوئی ایسی تدبیر ہو جس سے آنبہ اور دیگر میوہ جات تازہ ہندوستان سے ولایت جا سکیں اور خاطر خواہ نفع پہونچے چنانچہ اس غرض کی تکمیل کیلئے وہ ولایت تشریف لیگئے اور تازہ میوہ جات کے بھیجنے کا عارضی انتظام کر آئے۔ ڈائرکٹران پنشولا اورینٹل کمپنی اور مسٹر ٹاٹا میں بمقام لندن ملاقات ہوئی قرار پایا کہ ہر ڈاک کے جہاز کیساتھ میوہ کے لیجانیکا خاص انتظام کیا جاوے۔ مسٹر ٹاٹا نے ذمہ واری کی ہے کہ ۵ سو ٹن انبہ و دیگر میوہ جات آئندہ فصل انبہ میں ۲۵ اپریل تا ۲۵ جون کے درمیان بھیجیں گے جگہ سٹر بلین جہاز ونمیں جنمیں اسٹر بلیہ سے مکھن و گوشت و میوہ جات ولایت جاتے ہیں دیجاویگی جو اس غرض سے بندر بمبئی سے ہو کر گذریں گے۔ مسٹر ٹاٹا اب انتظام کر رہے ہیں کہ بجائے اسکے کہ خود کوئی کمپنی فروخت میوہ جات کیلئے قایم کریں۔ موجودہ تاجران سے انتظام ہو۔ امید تو یہ ہے کہ پانسو ٹن انبہ ایکروز میں لندن کی بازار میں بک جائیگا اور دام بھی دس آنہ انبہ سے کم نہ ملیں گے مگر پہلے امتحان ہونا ضرور ہے مسٹر ٹاٹا کو اگر اس تدبیر میں کامیابی ہوئی تو بہت بڑی تجارت انگلستان اور ہندوستان کے درمیان قایم ہو جاویگی اور ہزارہا ہندوستانی کاشتکاروں کو فائدہ پہونچیگا +